بزم آخر

یعنی

دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کا طریق معاشرت

رباعی

صبح عشرت کی شام ہوتی ہے	بزم آخر تمام ہوتی ہے
ہان اجل آج آجاتا ہے +	انجمن اختتام ہوتی ہے

یون تو خود ہی دنیا ایک عبرت نامہ ہے جو صبح و شام کی رنگ برنگی سے ہر وقت اور ہر روز زمانہ کا انقلاب دکھاتی رہتی ہے لیکن بعض عبرتین ایسی بھی ہوتی ہین کہ اس سے صاحب ہوش پکڑتے اور اپنی آیندہ بہتری و بدتری کا شگون لیتے ہین - نہین نہین بلکہ دنیوی واقعات کو کامل اور سچی پیشین گوئی تصور فرما کر اسی سے ہونہار نتیجے نکالتے ہین چنانچہ جنکی طبیعتون مین خداے تعالی نے یہ صلاحیت اور جوہر لطیف پیدا کیا ہے وہ کھیل مین سے بھی ایک نہ ایک کام کی بات حاصل کر لیتے ہین بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ -

قطعہ

نگوئید از سر بازیچہ حرفے	کز آن پندے نگیرد صاحب ہوش
وگر صد باب حکمت پیش نادان	بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

چونکہ بقاء ذات باری کے واسطے مخصوص اور فناء ہماسے لئے ہر دم موجود ہے اس لئے مناسب ہے کہ زمانہ کتاب انقلاب کے جو جو ورق الٹتا جاتا ہے ہم اس کی ایک ایک نقل اپنے عبرت اور گزشتہ واقعات کی کیفیت معلوم کرنے کی غرض سے اپنے پاس رکھتے جائیں تاکہ ہمیں زمانہ گذشتہ اور آئندہ سے ہر گھڑی ترقی و تنزل کا سبق ملتا رہے اور ہم اپنے اس چند روزہ عروج پر حد سے زیادہ نازان نہوں - بلکہ ان امور کی اصلاح میں کوشش کریں جنھوں نے پچھلوں کو کہیں کا نہ رکھا اور اگلوں کے ساتھ بھی شاید ویسا ہی سلوک کریں پس اس لحاظ سے اگر ہم شاہان دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کے طریق معاشرت کا ہو بہو وہ ذکر لکھیں جس کے سننے کو ہماری آئندہ نسلوں کے کان ہمیشہ ترستے اور آنکھیں دیکھنے کو پھڑکتی رہیں گی تو کچھ بیجا نہیں ان کی قوم کے واسطے بھی ایک عمدہ اور دیرپا یادگار ہے - کیونکہ ابھی تک تو بعض بعض اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور بزرگوں سے سننے والے آدمی موجود ہیں

پھر وہ کمال کہاں اور ہم کہاں؟ کوئی دن کو یہ خواب و خیال ہو کر مٹ
جائے گا۔

نہایت شگفتہ، سلیس اور شستہ زبان میں یہ کتاب منشی محمد فیض الدین صاحب
ملازم قدیم جناب والا خطاب صاحب عالم و عالمیان مرزا
محمد ہدایت افزا عرف مرزا الٰہی بخش صاحب مغفور و پسر
شہزادہ دہلی کے جنھوں نے بچپن سے قلعہ معلیٰ میں ہوش
سنبھالا اور شہزادہ ممدوح کی خدمت میں رہ کر بہت کچھ
واقفیت پیدا کی تھی تحریر کیا اور خود بھی صرف کثیر کے
علاوہ ہر قسم کی مدد پہنچائی چنانچہ ایک عرصہ میں یہ سارا
سامان مع نقشہ داری نذر دربار و نقشہ ہوائی دسہرہ وغیرہ جمع ہو کر
دہلی کی بزم آخر تیار ہوئی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ
مصنف مذکور نے مکالمہ کے طور پر سارا بیان لکھ کر ایک
ایسی پر اثر تصویر کھینچدی ہے کہ جس سے ہر ایک پڑھنے والا
گویا اسی جگہ بیٹھا ہوا معلوم ہوتا۔ اور ایک ایک بات کو
اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے۔ اگر محل سرا کے کا ذکر ہے تو
وہی بیگمات کی زبان موجود ہے اور جو دربار کا موقع ہے تو وہی
درباری گفتگو ہو رہی ہے۔

درحقیقت واقعات کا اس طرح پر بیان کرنا انہیں کا حصہ

ہے یا بادشاہ صاحب عالم بہادر مرزا سلیمان شاہ صاحب

بہادر دام اقبالہ واجلالہ یادگار حضور مغفور کی ذرہ ربانی کا تصدق۔

اس اخیر بزم میں حضرت ابو نصر معین الدین اکبر شاہ

ثانی کے زمانے سے کے ابو ظفر سراج الدین محمد

بہادر شاہ

اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے کل برتاؤ۔ عادتیں

رسمیں۔ خانگی معاملات۔ دربار اور سواری کے قاعدے

جشن اور ندروں کے قرینے۔ زنانہ اور مردانہ میلوں کے

رنگ۔ تماشوں کے ڈھنگ تخت نشینی اور مرنے کی کیفیت

وغیرہ نہایت شرح بسط کے ساتھ درج ہے۔ چنانچہ مضامین

ذیل سے ان کل باتوں کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

یہ کتاب مصنف نے ہندوستان کے نامی نامیوں

خاندانی اور شریف لوگوں کے کتب خانوں میں رکھے

جانے کی غرض سے نہایت عمدہ کمال صحت سے

چھپائی ہے۔ اس لئے تمام اہل مطابع کی خدمت میں التماس

ہے کہ وہ اس کے چھاپنے یا دوسری طرز پر کر لینے کی

جرأت نہ فرماوین ورنہ حکام وقت کی تکلیف دہی اور اپنی سرگردانی کا آپ سبب ہون گے فقط۔

فہرست مضامین بزم آخر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل سیروا فی الارض ثم انظروا

اللہ اکبر

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا	ہزارون بلبلون کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
خزان کے دن جو دیکھا کچھہ نہ تھا جز خار گلشن مین	بتاتا باغبان رو رو یہان غنچہ یہان گل تھا

بادشاہ کے محل کا حال ؏

رات

دیکھو بادشاہ محل مین سکھ فرماتے ہین چپی والیان چپی کر رہی ہین باہر قصہ خوان بیٹھا داستان کہہ رہا ہے ۔ ڈیوڑھیان مامور ہین اندر حبشنیان (قوم ولایت) ۔ ترکنیان (قوم ولایت) ۔ قلماقنیان (قدیم ولایت) پہرے دے رہی ہین ۔ باہر حبشی قلار ۔ دربان ۔ مردھے (سردار پیادہ) ۔ پیادے ۔ سپاہی پہرے چوکی سے ہشیار ہین لو اب چار گھڑی رات باقی رہی ۔ وہ بادشاہی توپ صبح کی دہن بجی

صبح

چلمچی آفتابے والیوں نے زیرانداز بچھا چوکی آفتابہ لگایا۔ رومال
خانے والیاں۔ رومال۔ پاؤں پاک۔ بٹنی پاک لئے کھڑی
ہیں۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ سب نے مجرا کیا مبارک باد
دی۔ طشت چوکی پر لگے۔ پھر وضو کیا۔ نماز پڑھی وظیفہ
پڑھا۔ اتنے میں توشہ خانے والیاں کمخاب کا دست بقچہ
لے کر حاضر ہیں۔ پوشاک بدلی۔ دیکھو تو جسولنی کیسے
ادب سے ہاتھ باندھے عرض کر رہی ہے۔

جہان پناہ! حکیم جی حاضر ہیں۔ حکم ہوا ہوں! یعنی بلا لو۔ لو
وہ پردہ ہو گیا۔ آگے آگے جسولنی پیچھے پیچھے حکیم جی تنبو پردے وا
لے چلے آتے ہیں۔ مجرا کیا۔ نبض دیکھی۔ رخصت ہوئے۔ دواخانے
میں سے تبرید کمخاب کے کیسے میں کسی ہوئی۔ اوپر مہر لگی ہوئی
آئی۔ دواخانے والی نے سامنے مہر توڑ تبرید بادشاہ کو پلائی۔
حقے خانے والیوں نے حقہ تازہ کر کارچوبی زیرانداز
بچھا۔ چاندی کے تاش میں لگا دیا۔ کٹوری تیار کر حقے
پر رکھ دی۔ بادشاہ نے حقہ نوش کیا محل کی سواری کا حکم دیا

محل کی سواری

کہاریاں ہوادار لائیں۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ دیکھو اردابیگنیاں
مردوں کے کپڑے پہنے۔ سر پر پگڑی۔ کمر میں دوپٹے باندھے۔ جریب
ہاتھ میں لئے ہوئے۔ اور حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں جریب
پکڑے تخت کے ساتھ ساتھ ہیں۔ خواجہ سرا مورچھل کرتے جاتے
ہیں۔ سہیلیاں آگے آگے ہاتھ میں جریب لئے پکارتی جاتی ہیں
خبردار ہوشیار [illegible] بارگاہ میں سواری آئی۔ سلام کیا نقیب
چڑھی۔ خواص سواری پھر آئی۔ بیٹھک میں داخل ہوئی۔
بادشاہ تکیے پر بیٹھے۔ بیگم دوران اپنی سوزنی پر۔ اور سب بیویاں
جہاں اپنے اپنے درجے سے دائیں طرف بیٹھیں شاہزادے شاہزادیاں
اور بیگمات بائیں طرف بیٹھیں۔ سہیلیاں خواجے باہر کی عرض و
معروض بادشاہ سے کر رہی ہیں حکم احکام جاری ہو رہے ہیں عرضیاں
دستخط ہو رہی ہیں۔ لو اور ڈیڑھ پہر دن چڑھا۔ خاصے کی داروغہ نے
عرض کیا۔ کرامات خاصے کو کیا حکم ہے؟ حکم ہوا اچھا سوئی سے
خاصے والیوں کو آواز دو۔ بیوی خاصہ لاؤ۔ نعمت خانہ تیار کرو۔

تکیوں کے نیچے لکڑی کا کٹہرا کھڑا کرتے تھے اس پر مہین پردہ ڈالتے تھے۔

خاصہ

کہاریان - کشمیرنین دوڑین - دیکھو! ہنڈکلیا - چھوٹے خاصے بڑے خاصے کے خوان سر پر لئے چلی آتی ہین - خوانون کا تار لگ رہا ہے - ایلو! خاصے والیون نے پہلے ایک سات گز لمبا تین گز چکلا چمڑا بچھایا اوپر سفید دسترخوان بچھایا - بیچون بیچ مین دو گز لمبی ڈیڑھ گز چکلی - چھ گز اونچی چوکی لگا - اس پر بھی پہلے چمڑا پھر دسترخوان بچھا - خاص خوراک کے خوان بھر گئے ہوئے چوکی پر لگا خاصے کی داروغہ سامنے ہو بیٹھی اس پر بادشاہ خاصہ کھائین گے باقی دسترخوان پر بیگماتین - شاہزادے شاہزادیان کھانا کھائین گی - لو اب کھانا چنا جاتا ہے -

کھانون کے نام

چپاتیان (پتلی روٹی) - پھلکے (چھوٹی روٹی) - پراٹھے - روغنی روٹی - بری روٹی - بیسنی روٹی (دال بھری ہوئی روٹی) خمیری روٹی - نان - شیرمال - گاؤدیدہ - گاؤزبان - کلچہ - باقرخانی غوصی روٹی - بادام کی روٹی - پستے کی روٹی - چاول کی روٹی - گاجر کی روٹی - مصری کی روٹی - نان پنبہ (ولایتی) - نان گلزار (ولایتی) - نان قماش (ولایتی)

نان تنکی۔ بادام کی نان خطائی۔ پستے کی نان خطائی چھوارے کی نان خطائی
پتلی و بڑی روٹی
یخنی پلاؤ۔ موتی پلاؤ۔ نور محلی پلاؤ۔ نکتی پلاؤ۔ فالسائی پلاؤ۔ آبی پلاؤ
ایجاد نور جہان
سنہری پلاؤ۔ روپہلی پلاؤ۔ بیضہ پلاؤ۔ انناس پلاؤ۔ کوفتہ پلاؤ۔ بریانی
پلاؤ۔ چلاؤ۔ سالمے بکرے کا پلاؤ۔ بونٹ پلاؤ۔ شولہ۔ کھچڑی
کشمش پلاؤ۔ نرگسی پلاؤ۔ زمردی پلاؤ۔ لال پلاؤ۔ مزعفر پلاؤ۔ قبولی
طاہری۔ متنجن۔ زردہ۔ مزعفر۔ سونیان۔ من و سلویٰ۔ فرنی۔ کھیر
بادام کی کھیر۔ کدو کی کھیر۔ گاجر کی کھیر۔ کنگنی کی کھیر۔ یاقوتی۔ نمش۔ دودھ
کا دلمہ۔ بادام کا دلمہ۔ سموسے سلونے میٹھے۔ شاخین کھجلے قتلمے
قورمہ۔ قلیہ۔ دو پیازہ۔ ہرن کا قورمہ۔ مرغ کا قورمہ۔ مچھلی۔ بورانی
رائتا۔ کھیرے کی دوغ۔ ککڑی کی دوغ۔ پنیر کی چٹنی۔ سمنی۔ آش
دہی بڑے۔ بینگن کا بھرتا۔ آلو کا بھرتا۔ چنے کی دال کا بھرتا۔ آلو
کا دلمہ۔ بینگن کا دلمہ۔ کریلوں کا دلمہ۔ بادشاہ پسند کریلے
بادشاہ پسند دال۔ سیخ کے کباب۔ شامی کباب۔ گولیوں کے
کباب۔ تیتر کے کباب۔ بٹیر کے کباب۔ نکتی کباب۔ لوزات کے
کباب۔ خطائی کباب۔ حسینی کباب۔ روٹی کا حلوا۔ گاجر کا حلوا
کدو کا حلوا۔ ملائی کا حلوا۔ بادام کا حلوا۔ پستے کا حلوا۔ نگترے
کا حلوا۔ آم کا مربا۔ سیب کا مربا۔ بہی کا مربا۔ ترنج کا

مربا - کریلے کا مربا - رنگترے کا مربا - بہیو کا مربا - انناس کا مربا
گڑھل کا مربا - بادام کا مربا - گگروندے کا مربا - بانس کا مربا
ان سب قسموں کے اچار - اور کیرے کا اچار چٹنی - بادام کے
نقل - پستے کے نقل - خشخاش کے نقل - سونف کے نقل
مٹھائی کے رنگترے - شریفے - امرود - جامنیں - انار وغیرہ
پھل اپنے موسم میں - اور گیہوں کی بالیں مٹھائی کی بنی ہوئیں
حلوا سوہن گری کا - پپڑی کا گوندے کا - حبشی - لڈو موتی چور -
کے - مونگ کے - بادام کے پستے کے ملائی کے - لوزات مونگ
کی - دودھ کی - پستے کی - بادام کی - جامن کی - رنگترے کی قاشے
کی - چینی کی مٹھائی - پستہ قندی - امرتی - جلیبی - برفی - پھینی
قلاقند - موتی پاک - در بہشت - بالوشاہی - اندرسے کی گولیاں
اندرسے وغیرہ - یہ سب چیزیں قابوں - طشتریوں - رکابیوں
پیالوں - پیالیوں میں قرینے سے چنی گئیں - بیچ بیچ میں
نقلدان رکھ دیئے - اور پر تمت خانہ کھڑا کر دیا - شمعیاں دسترخوان
پر بٹا دیں - مشک - زعفران - کیوڑے کی بو سے تمام
مکان مہک رہا ہے - چاندی کے برتنوں سے دسترخوان
جگمگا رہا ہے - چلمچی - آفتابہ - بیسدانی - چنبیلی کی کھلی - صندل کی

ٹکیون کی ڈبیان - ایک طرف زیر انداز پہ لنگی رومال - زانو پوش
دست پاک - بینی پاک - ایک طرف رومال خانے والیان ہاتھون
مین لئے کھڑی ہین جسولنی نے عرض کیا حضور خاصہ تیار ہے
بادشاہ اپنی پلنگ پر چوکی کے سامنے آن کر بیٹھے - داہین
طرف ملکہ دوران - اور بیگماتین - باہین طرف شاہزادے
شاہزادیان بیٹھین - رومال خانے والیون نے زانو پوش
گھٹنون پر ڈالدیئے - دست پاک آگے رکھدیئے - خاصے
کی داروغہ نے خاص خوراک کی مہر توڑ خاصہ کھلانا شروع کیا
دیکھو بادشاہ آلتی پالتی مارے بیٹھے خاصہ کھا رہے ہین بیگماتین
شاہزادے - شاہزادیان - کیسے ادب سے بیٹھی نیچی
نگاہ کئے کھانا کھا رہی ہین - جس کو بادشاہ اپنے ہاتھ سے
الش مرحمت فرماتے ہین کیا سرو قد کھڑے ہوکر آداب بجا کر لیتا ہے -
الحمد اب بادشاہ خاصہ کھا چکے - دعا مانگی پہلے بیسن پھر کھلی
او صندل کی ٹکیون سے ہاتھ دہوئے - دسترخوان بڑھایا پلنگ
خانے والیون نے جھٹ پٹ پلنگ جہاڑ جھوڑ - اوچھا - کیا چادر
کس کسا تکیے - گل تکیے لگا تکیہ پوش ڈال - دولائی - چادرہ سلائی
پانلتی لگا - پلنگ آراستہ کیا - بادشاہ خوابگاہ مین

آئے - پلنگ پر بیٹھے - بھنڈا نوش کیا - گھنٹہ بھر بعد آب حیات مانگا - آبدار خانے کی داروغہ نے گنگا کا پانی جو صراحیوں مین بھرا برف مین لگا ہوا ہے - جھٹ ایک توڑ کی صراحی نکال مُہر لگا گیلی صافی لپیٹ خوجے کے حوالہ کیا - اُس نے بادشاہ کے سامنے مُہر توڑ - چاندی کے ظرف مین نکال - بادشاہ کو پلایا دیکھو ا پیتے وقت سب کھڑے ہو گئے - جب پی چکے تو سب نے "مزید حیات" کہا - گجر اگیا ایلو وہ دوپہر بجی - بادشاہ پلنگ پر دراز ہوئے - خواب گاہ کے پردے چھُٹ گئے چپّی والیاں چپّی پر آبیٹھین - دیکھو تو اب کیسی چپ چاپ ہو گئی کیا مجال کوئی ہون تو کر سکے -

لو اب ڈیڑھ پہر دن باقی رہگیا - بادشاہ بیدار ہوئے - وضو کیا ظہر کی نماز وظیفہ پڑھ کے - لوگون کی عرض و معروض سُنی کچھ بات چیت کی - اتنے مین عصر کا وقت اگیا - عصر کی نماز - وظیفہ پڑھا دو گھڑی دن رہ گیا جسولنی نے عرض کیا - "جہان پناہ! علفہ پونرک کا جا حاضر ہے" حکم ہوا "رخصت" - جھروکون مین آبیٹھے جسولنی نے آواز دی

---

[1] دن کے بارہ بجے ۱۲

خبردار ہو۔ سپاہیوں نے سلامی اتاری۔ امیر امرا جھروکوں کے نیچے آکھڑے ہوئے مغرب کی اذان ہوئی۔ بادشاہ کھڑے ہو گئے مغرب کی نماز۔ وظیفہ پڑھا۔ جھروکوں کے نیچے۔ اور جہاں جہاں سپاہیوں کے پہرے ہیں وہاں بجنے لگیں۔ نقارخانے میں نوبت بجنی شروع ہوئی۔
شام کے وقت سپاہی باجہ بجاتے تھے ۱۲

رات ہوئی

مشعلچیوں نے روشنی کی تیاری کی جھاڑ۔ فانوس۔ فلیتل سوز ایک شاخی دو شاخی سہ شاخی۔ پنج شاخی۔ پنجیاں۔ مشعل۔ لالٹینیں۔ روشن ہوئیں چاندنی رات آئی۔ لو وہ روشن چوکی کا گشت طبلہ نفیری بجتی ہوئی مشعل ساتھ۔ دیوان عام۔ دیوان خاص میں سے ہوکر جھروکوں کے نیچے آیا۔ عشا کا وقت آیا۔ نماز وظیفے سے فارغ ہوئے ناچ گانے کی تیاری ہوئی۔ تان رس خان چوکی کے طائفے حاضر ہوئے۔ ناچ ہونے لگا ایلو سازندے قنات کے پیچھے کھڑے طبلہ۔ سارنگی۔ تال کی جوڑی بجا رہے ہیں۔ ناچنے والی بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے۔ وہ ڈیڑھ پہر رات کی توپ چلی۔ دھائیں۔ پھر اسی طرح نہانے کی تیاری ہوئی۔ خاصہ کھایا۔ ٹھنڈا نوش کیا۔ وہی گھنٹہ بھر پیچھے آب حیات

ایلو یعنی ملاحظہ ہو ۱۲

مانگا - آدھی رات کی نوبت بجی شروع ہوئی - آرام فرمایا چھپی -
گُل ہوئی داستان ہونے لگی - جشنیان تُرکنیان - قلماقنیان پلنگ کے
پہرے پر آ موجود ہوئین - ڈیوڑھیان مامور ہوگئین - حبشی - قلار
دربان - سرچھے پیادے سپاہی ڈیوڑھیون پر اپنی اپنی چوکی پہرے
پر کھڑے ہوگئے - حکیم طبیب خواص اپنی چوکی مین حاضر ہوئے -
صبح ہوئی نماز - وظیفہ سے فارغ ہو سواری کا حکم دیا -

روزمرّہ کی سواری

دیکھو بادشاہ ہواخوری کو سوار ہوتے ہین - سواری تیار ہے
بادشاہ برآمد ہوئے جھولنی نے آواز دی خبردار ہو نقیب چوبدارون
نے جواب دیا - اللہ و رسول خبردار ہے - سب نے مجرا کیا
چوبدار پکارا - کرو مجرا جہان پناہ بادشاہ سلامت - کہار
ہوادار لائے - بادشاہ سوار ہوئے - چرن بردار نے - باناتی
زیرانداز مین چرن لپیٹ بغل مین مارے - دو خواص تخت روان
کے دونون طرف مورچھل لے کر ساتھ ہوئے - اور خواص -
گشتی دستنبچہ - رومال - بینی پاک - اگالدان اور ضرورت
کی چیزین لے کر چلے - بھنڈے بردار بھنڈا لے تخت رواں کے

بڑا برا آگیا - جھنڈے کا پینچ بادشاہ نے ہاتھ مین لے لیا ایک
ٹوکرے مین آب حیات کی صراحیان برف مین لگی ہوئین - ایک طرف
آگ کی انگیٹھی - کوئلون کے گل دہکتے - تمباکو کہار بہنگی مین لئے
ساتھ ساتھ ہے - گھڑیالی ریت کی گھڑی - گھڑیال ہاتھ مین لٹکائے
گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے - امیر امرا تخت کا پایا پکڑے اپنے
اپنے رتبے سے چلے جاتے ہین - کہار پنکھا آفتابی لئے - عشق غلاف
چاندی کے شیر دہان سونٹے - لال لال - آنکڑے دار لکڑیان ہاتھون
مین لئے گرد و پیش تخت رواں کے چلے جاتے ہین - نقیب چوبدار
سونے روپے کے عصا ہاتھون مین لئے آگے آگے پکارتے جاتے
ہین - بڑھے جاؤ صاحب - بڑھاؤ قدم کو جابجا ہے جہان پناہ
بادشاہ سلامت - خاص بردار ڈھلیتون کو دیکھو لال لال بانات
کے انگرکھے پہنے - کالی پگڑیان - دوپٹے سر باندھے لال بانات
کے غلاف بندوقون پر چڑھے ہوئے - کندھون پر دھرے ڈھلیت
پیٹھ پر ڈھال کمر مین تلوار - لگائے ان کے آگے کرکیٹ کڑکا کہتے
ان کے آگے خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز تنگ - مخمل
کے غاشیے کار چوبی کام کے پڑے - سر پر کلغیان جھم جھم کرتے
چلے جاتے ہین - ستے چہرکا ڈکرتے جاتے ہین - وہ دیکھو گھوڑا باگ سے

پھرتا پھرتا ہے کہار گھٹنے کے اشارے سے کام دیتے ہین جس طرح
گھٹنے کا اشارہ بادشاہ کر دیتے ہین - اسی طرح پھرتے پھرتے ٹھہرتے
چلتے ہین - ایلو! سورج کی کرن نکلی - کہارنے آفتابی لگادی - سواری
پھر کرآئی - دیوان خاص مین بیٹھکر عدالت کا دربار کیا -

عدالت کا دربار

دیکھو! بادشاہ تخت پر بیٹھے ہین - امیر - وزیر - بخشی - ناظر
وکیل - میر عدل - میر منشی - محرر - متصدی - وغیرہ ہاتھ باندھے
اپنے اپنے محکمون کے کاغذات پیش کر رہے ہیں - میر عدل بہادر
دارالانصاف کے مقدمے پیش کر رہا ہے - عرض بیگی دادخواہون
کی عرضیان حضور مین گزار رہا ہے - حکم احکام جاری ہو رہے ہین -
دارالانشا سے کسی کے نام شقہ کسی کو فرمان لکھا جاتا ہے -
شقون مین شاہزادون کے القاب نورچشم طال عمرہٗ - معزز امیرون
کو فدوی خاص لکھتے ہین - شقون کی پیشانی پر سرے کی قلم
سے صاد -

یہ نمونہ اپنی یاد سے بنایا ہے

امیر غریب بادشاہ کو عرضی مین القاب حضرت جہان پناہ سلامت لکھتے ہین ۔ بادشاہ عرضیون پر سرخی کی قلم سے دستخط کرتے ہین حسب سررشتہ دارالانصاف تحقیقات بعمل آید میر عدل احوال دریافتہ بحضور عرض رساند ۔

جلوس کی سواری

آج یہ دھائین دھائین توپین کیسی چلتی ہین ۔ اوہو! بادشاہ سوار ہوئے چلو سواری دیکھین سالو! وہ پہلے نشان کے ہاتھی آگئے کیا

تمامی کا پھریرا اڑتا جاتا ہے - ریشم کی ڈوریان - کلا بتون کے پھندنے لٹکتے ہین - اب چتر کا ہاتھی آیا - دیکھنا کیا بڑا اسار ہے - سارے ہاتھی پر چھایا ہوا ہے - اوپر سونے کی کلسی - نیچے چاندی کی ڈنڈی - نیچے اوپر سے کارچوبی کام ہین لپا ہوا - کلابتونی جھالر لٹکتی ہے -

لو اب ماہی مراتب کے ہاتھی آنے شروع ہوئے! آہا دیکھنا!! ایک سورج کی صورت - ایک مچھلی کی شکل - ایک شیر کا کلہ - ایک آدمی کا پنجہ - ایک گھوڑے کا سر - سونے کے بنا کر سنہری چوبون پر لگائے ہین - تمامی کے پٹکے قیطونی ڈوریان - پھولون کے سہرے بندھے ہوئے ہین - اجی یہ کیا ہین؟ بھئی کہتے ہین کہ بادشاہون نے جو ملک فتح کئے ہین یہ اُن ملکون کے نشان ہین - یہ سورج کی جو شکل ہے - یہ خاص بادشاہی نشان ہے - زنبورخانے کو تو دیکھو آگے ایک اونٹ پر نقارہ بجتا آتا ہے پیچھے زنبورون کے اونٹ ہین - اونٹون پر کاٹھیان کسی ہوئی ہیں آگے بڑی سے بڑی جو بندوقین کا ٹھیون پر ہین یہ زنبورین کہلاتی ہیں - پیچھے زنبورچی بیٹھے چھوڑتے چلے آتے ہین - اب سپاہیون کی پلٹنین آئین دیکھو آگے آگے

کپتان - نائب کپتان - کمیدان - گھوڑون پر سوار ہین پیچھے بادشاہی تلنگون کی پلٹن - اُس کے پیچھے بچھیرا پلٹنین ہین - جیسے چھوٹے چھوٹے لڑکے وردیان پہنے - بندوق - توسدان لگائے ویسے ہی افسر اور باجے والے ہین - ایک پلٹن کی وردی بجیون کی دوسری کی تلنگون کی ہے - کالی پلٹن - اگر ئی پلٹن کو دیکھو - سُو سُو آدمی کا ایک تُمن ہے - ہر تمن مین ایک ایک نشان اور تاشہ مرفہ ترئی ہے ایک ایک صوبہ دار - جمعدار - دفعدار امتیازی ہے - مُقیشی توڑے طرے - پگڑیون پر باندھے - گلے مین کارچوبی پرتلے ڈالے ہوئے - سپاہیون کی کمر مین تلوارین - کندھے پر دھماکے دو دو قطار باندھے چلے آتے ہین - تاشہ - باجہ بجتا آتا ہے خاصے گھوڑون کو دیکھو - کیسے سونے چاندی کے ساز - ہیکل گنڈے - پوزی - دمچی - کلغیان لگی - پٹھون پر پاکھرین پڑین پاؤن مین جھانجن کارچوبی غاشیے پڑے چھم چھم کرتے - کلائیان مارتے چلے آتے ہین - اہاہا !!! اسایہ دار تخت کو ذرا دیکھو - بالکل نالکی کی صورت ہے - چارون طرف شیشے لگے ہوئے اوپر سنہری بنگلہ کلسیان - آگے چھجا ہے - اندر زربفت رومی - مخمل کے مسند تکیے لگے ہوئے ہین - خس خانے

کے تخت کو دیکھو۔ کیا نالکی نما خس کا بنگلہ۔ ویسی اونچی چوکی پر لگی
لگی ہوئی ہیں۔ بیچ میں چھوٹا سا فرش بچھا۔ تکیہ لگا ہوا۔ پیچھے پیش گیر
دو ڈوری کھینچتے ہیں۔ جھاروں سے پانی چھڑکتے آتے ہیں
سایہ دار تخت اور نالکی پر چھینٹ کے مڑھے ہوئے ہیں۔ وہ ہوادار
تخت آیا۔ دیکھو اس کے کواڑ بند ہیں۔ کرسی ان پر چڑھا
کے خول کہ کٹہرا۔ پیچھے گدا اور تکیہ۔ سارا سونہری کام کیا ہوا
بیچ میں مسند تکیہ۔ پہلو پہلو میں دو تکیے دوہرے لگے ہوئے ریشم
کی ڈوری سے بندھے ہوئے۔ آگے دو ترکش ایک کمان لگی
ہوئی ہے۔ سب اختشام توپخانے کا نشانہ۔ دو چتر دوشن چوکی
بجتی ہوئی۔ تمامی کی جھنڈیاں اڑتی ہوئی۔ گرد کیپ ترکا کتے ملیشہ
ڈھال تلوار باندھے۔ خاص بردار کندھوں پر بندوقیں لئے۔ حبشی
غلام چاندی کے شیر دہان سونٹے لئے۔ نقیب چوبدار سونے روپے
کے عصے لئے۔ خواص سفید سفید پگڑیاں دوپٹے باندھے۔ چنی
ہوئی چپکنیں پہنے اپنے عہدے لئے چلے آتے ہیں۔ دیکھنا دیکھنا
وہ نیگڈمبر کا ہاتھی آیا۔ یہ عماری کی سی صورت ذرا اونچا سنہری ہاتھی
پر کسا ہوا ہے اسی کو نیگڈمبر کہتے ہیں۔ یہ خاص بادشاہ کی سواری
کا ہے عماری کی دو برجیاں اس کی ایک ہے۔ کہ فقط بادشاہی

پر سایہ رہے - ہاتھی پر بانات کی جھول کارچوبی سلمے ستارے کے
کام کی - ماتھے پر فولاد کی ڈہال - سونے کے پھول اس مین جڑی
ہوئی پڑی ہے - فوجدار خان کے سر پر دستار - دستار پر
گوشوارہ کلغی - ایک ہاتھ مین گجباگ - ایک مین بادشاہ کا بھنڈا
ہاتھی کو ہولتے چلے آتے ہین - نیگڈمبر کے بیچ مین بادشاہ
بیٹھے ہوئے ہین دیکھو سر پر دستار - دستار پر جیغہ - سرپیچ
گوشوارہ - بادشاہی تاج - موتیون کا طرہ گلے مین موتیون کا کنٹھا
سوتی مالائین - ہیرون کا ہار - بازو پر بجبند - نورتن بڑے بڑے
ہیرون کے جڑاؤ - ہاتھون مین زمرد - یاقوت - موتیون کی
سمرنین پہنے ہوئے - بھنڈے کا بیچ ہاتھ مین کس شان و
شوکت سے بیٹھے ہین - خواصی مین بادشاہ کا بیٹا جس کو
نظارت کی خدمت ہے بیٹھا مورچھل کرتا جاتا ہے - ہاتھی
کے پیچھے ریشم کی ڈوری پڑی ہوئی ہے - دربان اس کو ہاتھ مین
ناپتا جاتا ہے اس کو جریب کہتے ہین جب کوس پورا ہو جاتا ہے
تو دربان ایک جھنڈی لے کر سامنے آتا ہے - بادشاہ کو مجرا کرتا
ہے - اس سے یہ مراد ہے - سواری کوس بھر آئی -
گھڑیالی - گھڑیال - ریت کی گھڑی ہاتھ مین لئے وقت

پر گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے۔ ہودے کا ہاتھی دیکھو کیا خوبصورت
چاندی کا ہودا کسا ہوا ہے۔ آگے دو ترکش۔ ایک کمان
لگی ہوئی۔ پیچھے چاندی کی ڈنڈی مین خم دیا ہوا۔ پھول۔ پتے
بنے ہوئے چھوٹا سا چھتر اُس مین لٹکتا ہے۔ بیچون بیچ مین
اُس کا سایہ بادشاہ پر رہتا ہے۔ ایک جریب پیچھے ملکہ زمانی
بادشاہ بیگم
اور شاہزادون کی عماریان۔ اُن کے پیچھے امیر امرا نواب
راجاؤن کی سواریان اُن کے پیچھے سوارون کا رسالہ۔ طبل کا ہاتھی
نقارہ
سب سے پیچھے بیلے کا ہاتھی۔ طبل بجتا آتا ہے۔ فقیرون کو بیلہ
خیرات
بٹتا جاتا ہے۔ دیکھو کیا رسان رسان۔ کس ادب قاعدے
سے سواری چلی آتی ہے بازارون کوٹھون پر خلقت کے ٹھٹ
لگے ہوئے ہین۔ جھک جھک آداب مجرے کر رہے ہین۔
بادشاہ آنکھون سے سب کا مجرا لیتے جاتے ہین۔ نقیب
چوبدار پکارتے جاتے ہین۔ ملاحظہ آداب سے کرو مجرا جہان پناہ
بادشاہ سلامت۔

لو بس سواری کی سیر دیکھ چکے۔ آؤ اب جشن کا تماشا
دیکھو۔

یہ بادشاہ کی تخت نشینی کی سالگرہ ہے۔ چالیس دن تک اس مین بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور دربار کے لوگون کو خلعت۔ انعام اکرام جوڑے بلگے کھانا دانہ بٹتا ہے۔ رات دن طبلے پر تھاپ تھئی تھئی ناچ ہوتا ہے۔

توڑے بندی

دیکھو دس دن پہلے سے توڑے بندی شروع ہوئی۔ کھانے پک رہے ہین۔ دن رات دیگین کھڑک رہی ہین۔ رنگ برنگ کے پلاؤ۔ بریانی۔ تنجن۔ مزعفر۔ زردہ۔ فرنی۔ یاقوتی۔ نان شیرمال خمیری روٹی۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ میٹھے۔ سلونے سموسے۔ کباب پنیر۔ قورمہ۔ سالن۔ بڑے بڑے لاکھی طباق۔ رکابی۔ طشتری پیالون مین لگا۔ آم کا مربا۔ آم کا اچار۔ ملائی۔ کھانڈ۔ لال لال چوکھڑون مین رکھ۔ خوانون مین لگا۔ پلاؤ تنجن۔ بریانی کے طباقون پر مانڈے ڈھانک خوانون مین لگا۔ اوپر کھانچی رکھ کسنے کس توڑے پوش ڈال بہنگیون مین بھیج رہے ہین۔ بائیس خوانون سے

زیادہ۔ دو سے کم تورہ نہین ہوتا جیسی جس کی عزت ہے اتنے ہی خوانون کا تورہ چوبدار گھر گھر بانٹتے پھرتے ہین۔ جھولیان بھر بھر کے انعام لاتے ہین لو اب تورے بندی ہو چکی۔

مہمانداری

جشن کے چار دن باقی رہگئے۔ مہمانداری شروع ہوئی۔ تمام شاہزادیان امیرزادیان۔ رنگ محل۔ خاص محل۔ ہیرا محل۔ موتی محل مین جمع ہوئین دونون وقت اچھے سے اچھے کھانے۔ پان زردہ۔ چھالیا۔ لونگ۔ الائچیان۔ صبح کے ناشتے کو۔ حلوا۔ پوری۔ کچوریان۔ مٹھائیان خوانون مین کہارون کے سر پر رکھے جسولنیان ایک ایک کو بانٹتی پھرتی ہین۔ رات دن گانا بجانا۔ آپس مین چہل پہل ہو رہے ہین۔ دیکھو! دس بیس مل جل کے بیٹھی ہنس بول رہی تھین ایک کو جو شیطان اچھلا پیچھے سے آ ایک کالا چھچھوندر چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا۔ وہ دوئی دوئی کرتی اور ساتھ ہی اُن کے بیٹھی تھین گد بد گرتی۔ پڑتی چیخین مارتی بھاگین۔ ایک چیخم چاخ مچادی۔ سارا محل سر پر اٹھالیا تو دوڑ۔ مین دوڑ ارے یہ کیا ہوا۔ ایک کہتی ہے اوپر سے مردار ی گری۔ دوسری کہتی ہے واہ! نہین بی۔ رستی ہے۔ مجھے گلگلی گلگلی

سوجھی تھی اے بی امان جان! اے بی بھابی جان - اے بی نانی حضرت
اے بی دادی حضرت اے بی انّا چھوچھو - اے بی انّا ہیتو - اچھی ذرا
دیکھنا! میرے کلیجے پر ہاتھ رکھنا جس وقت سے یہ نگوڑی میرے
سر پر آ کر گری ہے میرا کلیجا چار چار ہاتھ اچھل رہا ہے - اری سنبل
اری صنوبر - چڑیل - غیبانی - کدھر اُڑ گئیں - جی نکلے تمہارا جی - تو ستو
تو مرداری ہے - تو جلدی سے سونے کا پانی لاؤ - مین اپنی بچی کا چڑھاوا ہوا
رہتی ہے تو صدقے کے لئے خوردہ منگاؤن - ہے ہے خدا نے میری بچی
کی جان بچائی - دور پار اگر ایسی ویسی کچھ ہو جاتی تو وہ بندی کس کی مان کو
مان کہتی - لونڈیان - باندیان - لالٹین شمع لے لے کے دوڑین دو
ہی سے کھڑی کہہ رہی ہین - اے ہے بیوی خدا جھوٹ نہ بلائے یہ
تو رستی ہے جھٹ مٹی پڑھ پڑھ کے اُس کی طرف پھینکنے لگین - ایک
کہتی ہے - بوا یہ تو ایک جائے جم ہو گیا - نگوڑا اُس جائے سے ہلے
نہ چلے دوسری کہتی ہے - واہ! مین نے اُسے کیل دیا ہے - کیا مقدور
بھلا یہ سرک تو سکے - تو بھلا تم ایسی ہی چھٹی چھیتا ہو - اور ایسا ہی تمہارا
چھوچھکا ہے - ارے خوجون کو بلاؤ - خوجے لکڑیان لے لیکے دوڑے
پاس آ کے جو دیکھین - کہین رسی ہے نہ مرداری - ایک کالا کپڑا ہے سب کو
اٹھا کے دکھایا - کہ واہ حضرت! اچھے میل کا بیل بنایا - جن کا

(حاشیہ: کہنا کا پکچانیو والی؛ گالی؛ جواب لونڈی؛ جواب بیگم صاحبہ)

یہ کرشمہ تھا - ایک دفعہ ہی قہقہا مارکے ہنسین - سب کی سب لعنت ملامت کرنے لگین - شاباش ہوا - تم کو - درگور تمہاری صورت تمہارے نزدیک تو ایک ہنسی ہوئی - یہان چلو دون لہو خشک ہوگیا ؎

رتجگہ

آج بیوی سے لیکر باندی تک سب نے بناؤ سنگار کئے - پوشاک بنارسی زری بوٹی - مقیشی تارون کی کریپ - لاہی پھلکاری - گلشن بابریلیٹ - آب رواں - شبنم کے دوپٹے - زربفت - کمخاب - گلبدن مشرع - اطلس - گورنٹ - چھولی - رادھانگری کی تہ پوشیان - پائجامے

مصالحہ ٹھپہ - گوکھرو - کرن - طرہ - کھجورچھڑی - لہر بیچ بیل چھڑیان - بدروم کا جال - چنبیلی کا جال - ماہی پشت کا جال - چین مرمرے کی توئی - کیڑے کے پر کی توئی - موتیون کی توئی - سلمے ستارے کی توئی - پکا گوکھرو - ننی جان - چمپا - بیک - لیس - ولایتی توئی ٹکی ہوئی -

رنگ گل انار - نارنجی - گیندئی - پستئی - سرئی - فالسائی عنابی - کاکریزی - سرمئی - اودا - نافرمانی - گل شفتالو - سیبی فاختائی - کوکئی - آبی - بسنتی - دہانی - کافوری - گلابی - گہلی

بادامی - شربتی - رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے -

گہنے - ٹیکہ - جھومر - سراسری - نتھ - کیل - پتے - بالیان

باے - ہاے - کرن پھول - جھمکے - کھٹکے - چھپکے کے باے - کنگلی

کے باے - چھڑے - مگر چوداینان - چاند - گلوبند - چنپاکلی - جگنی

گجرے کا توڑا - موتیا کا توڑا - چھلّون کا توڑا - کنٹھی - ٹیپ - چھالا

دولڑی - ست لڑا - دہگدہگی - ہنیکل - چندن ہار - کیری - زنجیر

جوشن - نونگے - اکے - نورتن - بجبند - مٹھیان - پہونچیان

کنگن - موتی پاک - حباب - چوہے دنتیان - پٹریان - نوگریان

پچھے - چوڑیان - جہانگیریان - کڑے - انگوٹھیان - چھلے - آرسی -

توڑے - لچھے - کڑے - جھانجن - چوڑیان - پازیب - چوراسی - چٹکی

چھلے - سر سے پاؤن تک سونے موتیون مین لدی ہوئین -

جوتیان - گھیتلی - انی دار - کفش - زیرپائی - کفپائی

سلیم شاہی - پاؤن مین چھم چھم کرتین - ملکہ دوران کے پاس حاضر

ہوئین - مجرا کیا - اپنے قرینے سے بیٹھ گئین - ملکہ دوران (بادشاہ بیگم) نک

سک تک بناؤ سنگار کئے - سونے مین پیلی - موتیون مین سفید

اپنی مسند پر بیٹھی ہین - آگے سنگ لگی ہوئی ہے - خواجہ سرا

نوکرین چاکرین - لونڈیان باندیان ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی ہین

توشے خانے والیان جوڑون کی کشتیان لیکر حاضر ہوئین ملکہ دوران (بادشاہ بیگم) اپنے ہاتھ سے ایک ایک کو جوڑے دیتی ہین۔ سب سر و قد ہو ہو کر جوڑے لیتی ہین آداب بجالاتی ہین۔ نذرین دیتی ہین۔ بس جوڑے بٹ چکے۔ نذرین ہو چکین۔ اب دال بھگنے کا وقت آیا۔

یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے۔ بادشاہ کی بیوی اپنے ہاتھ سے دال کی سات لبین بھر کر پہلے لگن مین ڈالین۔ اور بادشاہ اپنے ہاتھ سے بڑے پھلے کڑہائی مین ڈالین۔

لو اب ملکہ دوران دال بھگونے چلین۔ مبارکباد کی نوبت نقارچنین بجانے لگین۔ آگے آگے روشن چوکی والیان تاشے باجے والیان تاشہ باجہ بجاتی۔ جشنیان۔ ترکنیان قلماقنیان۔ اردابیگنیان خواجہ سرا۔ جسولنیان۔ اور شاہزادیان۔ بیگماتین۔ حرم۔ سریت (حرم)۔ ناموس (حرم)۔ چپی والیان۔ گائنیں۔ امیرزادیان سب اپنے اپنے قرینے اور قاعدے سے ملکۂ دوران کے تام جہام کے ساتھ ساتھ چلین رنگ محل مین ملکہ دوران کی سواری آئی۔ دیکھو ڈھیر سی مونگ کی دال چنی پچھکی۔ اور قلعی دار بڑے بڑے لگن رکھے ہوئے ہین۔ پہلے ملکہ دوران (بادشاہ بیگم) نے دال کی سات لبین بھر کر لگن مین ڈالین۔ پھر

خاصے والیون نے سب دال لگنون مین ڈال دی - اوپر سے پانی ڈالا سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا - مبارک باد دی شادیانے بجنے لگے - لو وہ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی خاصے والیون نے جلدی جلدی دال دھو دھلا چٹنی ہیس پسا گڑ ہانڈیان چڑہا دین - ملکہ دوران نے اپنے ہاتھ سے سات بڑے بنائے - اہلو! وہ بادشاہ ہوادار مین سوار باجے گاجے سے آئے - وہی ساتون بڑے پیچھے مین لے کر بادشاہ نے کڑہائی مین ڈالے سب کھڑے ہو گئے چارون طرف سے مجرا مبارکباد ہونے لگی - روشن چوکی - نوبت - تاشہ باجہ بجنے لگا - بادشاہ اور ملکہ دوران سوار ہوئین - سب اسی طرح سواری کے ساتھ ساتھ بیٹھک مین آئے - فراشیون نے ایک ستھری چوکی بچھائی - اس پر اجلا اجلا براق سا بچھونا کیا - دو کوری ٹھلیون مین شربت بھرا - انپر دو بدھنیان دودھ کی بھر کر رکھین - کلاوے اور پھولون کے سہرے ان کے گلے مین باندھے - دو پان کے بیڑے بدھنیون کی ٹونٹی مین رکھے - اس کو جیگڑ کہتے ہین - یہ بادشاہ کی سلامتی کی بھری جاتی ہے - لو اب پچھلا پہرا ہوا - خاصے والیون نے بڑے گلگلے - کھنکریان تل تلا - اللہ میان کا رحم کچے چاول ہیس کھانڈ ملا بڑے بڑے پیڑے بنا قابون مین لگا کشمیر نون - کہاریون کے

سر پر خوان رکھوا جیگڑ کے پاس لا کر چن دیئے - بادشاہ نے کھڑے ہو کر
نیاز دی - پکوان سب کو بٹ گیا - رتجگہ ہو چکا - دربار کی تیاری ہونے
لگی - وہ بادشاہی توپ صبح کی چلی - دھائیں - بادشاہ حمام مین گئے - حمام
کر کے پوشاک بدلی - اور توشے خانے - جواہر خانے والیان پوشاک
اور جواہر لیکر حاضر ہوئین - تاشا باجا - روشن چوکی - نوبت خانے والیان
مبارک باد کا باجہ بجانے لگین - دیکھو اینچے قبا - اوپر چارقب پہنا
سر پر دستار - دستار پر گوشوارہ - جیغہ - سر پیچ - تاج شاہی رکھا -
بڑے بڑے موتیون کا طرہ ٹکایا گلے مین - موتیون کا کنٹھا اور ایک
موتی مالا ایک سو ایک دانے کی جس مین ایک ایک دانہ زمرد کا
اور ایک ایک موتی ہے اور دس دس دانون کے بعد یاقوت کی ہڑین
لگی ہوئی ہین - بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی ہے - دوسری موتی مالا
نرے موتیون کی - زمرد کی ہڑین - بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی پہن کر
پھر ہیرون کا ہار پہنا - بازون پر ہیرون کے جڑاؤ بند اور نورتن باندھے
ہاتھون مین سمرنین داہنے مین چار بائین مین تین پہنین - دو سمرنین
دو دو موتیون کی - دو ایک ایک موتیون کی لڑی کی - دو زمرد کی ہین
ساتوین سمرن مین چار بہت بڑے بڑے موتی - اور دو زمرد کے بڑے
دانے بیچ مین ایک لعل ہے یہ سمرن داہنے ہاتھ مین پہنی لب پوشاک

ایک ولایتی پیدا پوشاک ہوتی ہے

اور جو اہر یہن چلکے اندر صحنک باہر دربار کی تیاری دیکھو۔

خشکہ اُبل رہا ہے۔دہی کھانڈ آیا۔کورے کورے کونڈے کونڈون
مین خشکہ نکال۔وہی کھانڈ اُسپر ڈالی۔ایک پردے کے مکان مین
جہان مرد کا نام بھی نہین۔ستھرا سا بہت اجلا دسترخوان بچھا۔دہی خشکے
کے کونڈے۔چونے کی طشتریان۔چوڑیون کے جوڑے۔مسّی اور
مہندی کی پُڑیان لال کاغذ اور کلاوے سے بندہی ہوئین عطر کی
شیشیان۔لال لال اوڑھنیان چھپے لگی ہوئین۔سوا سوا روپیہ چراغی
کا۔سات ترکاریان دسترخوان پر چن دین۔بیوی زنین آئین۔پہلے
نیاز دی۔ایک چھنگلی مین مہندی لگائی۔لال اوڑھنیان اوڑھین
صحنک کھانے بیٹھین۔پہلے ایک ایک وہ چونے کی طشتری کھائی
یہ پارسائی کا امتحان ہے۔جو پارسا ہوتی ہین اُن کا منہ چونے سے
نہین پھٹتا۔لو اب صحنک کھانی شروع کی۔ایلو! وہ پھر دہی کھانڈ
خشکے پر ڈالا۔اب صحنک دوہرا رہی ہین۔لو صاحب وہ سب
کونڈے صاف کر دئے۔دسترخوان پر سے ایک ایک دانہ اُٹھا کر
کھا گئین چلمچی مین ہاتھ دھوئے کلّی کی۔چلمچی کا پانی بھی ایک کنارے

ڈالدیا کہ پاؤں تک نہ آنے دے - مسی لی - عطر لگایا - چوڑیوں کے جوڑے چراغی کے روپے دے کر رخصت ہوئین - لو اب صحنک ہو چکی دربار کی سیر دیکھو -

جشن کا دربار

دیکھو اب سب امیر امرا نقار خانے کے دروازے پر سے اتر کر پیدل دیوان عام مین چلے آتے ہین - یہ پہلی آداب گاہ ہے دیوان عام مین جالی کے دروازے مین دیکھنا کیسی موٹی سی لوہے کی زنجیر آڑی پڑی ہوئی ہے کہ آدمی سیدھا نہین جا سکتا سب جھک جھک کر زنجیر کے نیچے سے جاتے ہین یہ دوسری آداب گاہ ہے - ایلو! دیوان خاص کے دروازے پر کیسا بڑا سا پردہ لال بانات کا کھچا ہوا ہے یہ لال پردہ کہلاتا ہے - مردھے پیادے - دربان - سپاہی - قلار ہاتھون مین لال لال لکڑیاں لئے کھڑے ہین - جو کوئی غیر آدمی اندر جانے کا ارادہ کرے تو قلار وہی لال لکڑی آنکڑے دار گردن مین ڈال کھینچکر باہر نکالدیتے ہین مگر جشن کے دن حکم عام تھا جس کا جی چاہے پگڑی باندھکر چلا آئے -

دربار کی سیر دیکھئے۔

دیکھو لال پردے کے پاس کھڑے ہو کر پہلے مجرا کرتے کہ یہ تیسری آداب گاہ ہے۔ پھر دیوان خاص میں تخت کے سامنے آداب بجا کر اپنی جائے پر کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔

دیکھو دیوان خاص میں فرش فروش کیا ہوا ہے۔ باناتی پردے کھنچے ہوئے ہیں۔ بیچوں بیچ میں سنگ مرمر کے ہشت پہلو چبوترے پر تخت طاؤس لگا ہوا ہے اس کے آگے دلداہیش[1] گیر کھنچا ہوا ہے۔ دیکھنا کیا خوبصورت تخت بنا ہوا ہے۔ چاروں طرف تین تین در کیسے خوشنما محرابوں کے ہیں گرد کٹہرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیاں اوپر بنگلے نما گول چھت۔ محراب دار۔ اس پر سونے کی کلسیاں سامنے محراب پر دو مور آمنے سامنے موتیوں کی تسبیحیاں منہ میں لئے ہوئے کھڑے ہیں سر سے پاؤں تک سونے میں لپا ہوا جگمگا رہا ہے بیچ میں رومی مخمل اور زربفت کا مسند تکیہ لگا ہوا ہے دو خواص ہما کے مورچھل لئے اہلو پہلو میں کھڑے ہیں پیچھے ایک جانماز بچھی ہے۔

معتبر الدولہ اعتبار الملک بہادر وزیر۔ عمدۃ الحکما حاذق زمان
وزیر وزیر

[1] ایک قسم کا پلنگ پوش ہوتا ہے ۱۲

احترام الدولہ بہادر۔شمس الدولہ بہادر۔معین الدولہ بہادر۔سیف الدولہ بہادر۔انیس الدولہ بہادر۔راجہ مرزا بہادر۔راجہ بہادر۔غیاث الدولہ بہادر۔سبحان زمان۔نجم الدولہ بہادر۔وقار الدولہ بہادر۔مصلح الدولہ بہادر۔علاء الدولہ بہادر۔مونس الدولہ بہادر۔سرفراز الدولہ بہادر۔میر عدل بہادر۔میر منشی دار الانشار سلطانی۔میر توزک وغیرہ اپنے اپنے مرتبے اور قاعدے سے دونوں ہاتھ جریب پر رکھے داہین بائین کھڑے ہین۔مرد ہے۔نقیب۔چوبدار۔عرض بیگی سامنے آداب گاہ کے پاس کھڑے ہین۔

دیوان خاص کے صحن مین ایک طرف خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے ہوئے ایک طرف ہاتھی مولابخش خورشید گنج۔چاند مورت وغیرہ رنگے ہوئے ماتھون پر فولاد کی ڈھالین۔سونے کے پھولون کی۔کانون مین ریشم اور کلابتون کے گچھے اور لڑیان کارچوبی جھولین پڑی ہوئین۔ایک طرف ماہی مراتب۔چتر۔نشان۔روشن چوکی والے۔جھنڈیون والے۔علی بست سجے کھڑے ہین۔حبشی۔قلار۔چاندی کے تیر کمان سونٹے۔خاص بردار بندوقین لیے ہوئے کٹہرے کے نیچے کھڑے ہین۔

دیوان عام کے میدان مین ساری پلٹنین کھڑی ہین
احتشام توپخانے کی توپین لگی ہوئی ہین ایلو! وہ جسولنی نے اندر
سے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبدارون نے جواب دیا۔
اللہ رسول خبردار ہے او ہو!!! بادشاہ برآمد ہوئے نقیب
چوبدار پکارے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ رسول کی امان۔ دوست
شاد۔ دشمن پائمال۔ بلائین رد۔ کھارون نے جھٹ ہوا دار
کھاریون سے لیا۔ پہلے بادشاہ نے تخت کے پیچھے اتر کر
نماز کی دو رکعتین کھڑے ہوکر پڑہیں دعا مانگی پھر ہوا دار
مین سوار ہوئے۔ کہارون نے ہوا دار تخت طاؤس کے برابر
لگادیا۔ بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا جھنڈیان
ہلین۔ دھنا دھن توپین چلنے لگین۔ سب فوج نے سلامی
اتاری شادیانے بجنے لگے۔ گوہر اکلیل سلطنت مہین پور خلافت
ولیعہد بہادر بائین طرف تخت کے اور شاہزادگان نامدار۔ والا
تبار قرۃ باصرہ خلافت غرۂ ناصیۂ سلطنت۔ دائین طرف
تخت کے برابر امیر امرا کے آگے کھڑے ہوئے۔ دیکھو!
پہلے ولیعہد نذر دینے کھڑے ہوئے وہ آداب گاہ پر آئے مجرا کیا
نقیب پکارا۔ جہان پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ

سلامت! مہابلی بادشاہ سلامت! مجرا کرکے بادشاہ کو جاکر نذر دی۔ بادشاہ نے نذر لے کر نذر نثار کو دیدی۔ پھر اُلٹے پاؤں آداب گاہ پر آئے۔ مجرا کر خلعت پہنا۔ جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے سر پر باندھا۔ موتی۔ مالا۔ سپر تلوار گلے میں ڈالی۔ اسی طرح آداب گاہ پر اُلٹے پاؤں آکر مجرا کیا خلعت کی نذر دی۔ پھر اُلٹے ہی پاؤں آداب گاہ پر آ۔ مجرا کرکے کھڑے ہوگئے۔

دیکھو! اب اسی طرح اور شاہزادے اور سارے امیر امرا اپنے اپنے رتبے سے نذر دے رہے ہیں۔ جو اہر خانے میں سے خلعت پہن پہن کر آتے ہیں۔ بادشاہ اپنے ہاتھ سے شاہزادوں کے سر پر جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ۔ اور معزز امیروں کے سر پر گوشوارہ باندھ دیتے ہیں۔ آداب مجرے ہو رہے ہیں۔ نقیب چوبدار پکار رہے ہیں۔ ملاحظہ آداب سے کرو مجرا۔ جہان پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت! مہابلی بادشاہ سلامت!۔

لو بادشاہ نے تکیہ سرکایا۔ فاتحہ کو ہاتھ اٹھایا۔ عرض بیگی پکارا۔ دربار برخاست کہاروں نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ سوار ہوئے خاصی

ڈیوڑھی پر سے کہاریوں نے ہوادار سے لیا۔ بادشاہ محل مین
داخل ہوئے سب لوگ رخصت ہوئے۔ چالیس دن تک
روز دربار اور خلعت اور نذرین ہون گی اور انعام اکرام
سب کارخانون کے دارو غاؤن اور آدمیون کو حیثیت کے موافق
ملین گے۔ اب محل کا دربار دیکھو۔

محل کا دربار

دیکھو ایہ چاندی کا تخت گرد کٹہرا۔ پشت پر تکیہ آگے تین سیڑھیان
نیچے پایون مین کیسے خوبصورت پھول پتے بنے ہوئے ہین۔ اوپر زرکری
بادلہ کا تخت پوش پڑا ہوا داہنی طرف ملکہ دوران اپنی مسند پر سر سے
پاؤن تک سونے موتی جواہر مین ڈوبی ہوئین ناک مین نتھ جس مین
چڑیا کے انڈے برابر موتی پڑے ہوئے ہین پہنے بیٹھی ہین۔ انکے برابر
اور بیویان اپنی اپنی سوزنیون پر گہنا پاتا۔ ناک مین نتھین پہنے بیٹھی ہین
بائین طرف شاہزادیان بناؤ سنگار کئے سر سے پاؤن تک گہنے مین لدی
ہوئی بیٹھی ہین۔ سامنے حبشنیان۔ ترکنیان۔ قلماقنیان اردا
بیگنیان۔ جسولنیان۔ خواجہ سرائے جیغہ بین پکڑے مودب
کھڑے ہین۔ بادشاہ محل مین داخل ہوئے جسولنی نے آواز

دی۔ خبردار ہوا سب بیگماتین سر تک کھڑی ہوگئین مجرا کیا۔
تخت پر سے تخت پوش خوجون نے اٹھایا۔ کہاریون نے
ہوادار تخت کے برابر لگادیا۔ بادشاہ تخت پر بیٹھے۔ خواجہ
سرا مورچھل لیکر تخت کے برابر کھڑے ہوگئے۔ پہلے
ملکہ دوران نے کھڑے ہوکر مجرا کیا۔ نذر دی پھر مجرا کر کے
بیٹھ گئین۔ اب اور بیویون اور شاہزادیون نے اسی طرح
اپنے اپنے رتبے سے نذرین دین۔ بادشاہ نے سب کو
بھاری بھاری دوپٹے حیثیت کے موافق اپنے ہاتھ سے
دیے سب نے کھڑے ہو ہو کر دوپٹے لئے۔ مجرا کیا۔ نذرین
دین۔ اب ناچ گانا شروع ہوا۔ ایلوا ناچنے والی تو اندر بادشاہ
کے سامنے ناچ رہی ہے اور سازندے سرپچے کے پیچھے کھڑے
طبلہ سارنگی تال کی جوڑی بجا رہے ہین۔ تان رس خان آئے دو
چار تانین ان کی سنین۔ اب خاصے کی تیاری ہونے لگی
دربار برخواست ہوا۔ ناچ گانا موقوف ہوا۔ بادشاہ نے
خاصہ نوش فرما کر سکھ کیا۔ تیسرے پہر سب اسی طرح اکٹھے ہوگئے
بادشاہ مسند پر آکے بیٹھے۔ مٹھائی کے خوان اور آٹھ قابین مٹھائی
کی ایک چاندی کی کشتی مین بڑا سا گلاوہ۔ پان کے بیڑے بھری ڈب

مصری کے کوزے۔ چاندی کا چھلا رکھا ہوا۔ اوپر گلابی کشتی پوش کلا بتونی جھالر کا پڑا ہوا آیا۔ جب ولی نے عرض کیا "حضرت صاحب تشریف لائے"۔ بادشاہ سر وقد تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔ مسند پر بٹھایا حضرت صاحب نے پوٹلی ایک قاب پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ دوسری پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی۔ تیسری پر حضرت فاطمہؓ کی۔ چوتھی پر حضرت امام حسن حسینؑ کی۔ پانچوین پر بڑے بڑے بزرگون کی چھٹی پر بابر بادشاہ کی۔ ساتوین پر اولادون کی آٹھوین پر پریون کی نیاز دی۔ حضرت فاطمہؓ کی نیاز کا سوائے بیوی زنون کے۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا سوائے اُنکی اولاد کے اور پریون کی نیاز کا سوائے پارسا عورتون کے اور کسی کو نہین ملتا۔ اور باقی سب کی نیازون کا سب کو تقسیم ہو جاتا ہی دیکھو! حضرت صاحب نے کشتی مین سے کلاوہ نکالا پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر ایک گرہ اُس مین لگائی۔ دوسری گرہ مین پان کا بیڑا باندھا۔ تیسری مین ہری دوب مصری کی ڈلی چوتھی مین چاندی کا چھلا باندھا پانچوین گرہ بادشاہ کے سر سے چھوا کر اُس کلاوے مین لگائی۔ سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا۔ مبارکباد

دی - ایک سال پہ ہزار سال اور خدا نصیب کرے - سالگرہ کے شادیانے بجنے لگے اب مہینا بھر تک دربار نہیں خلعت انعام نارنجی رنگ - جہاندار بھی اسی طرح ہوگی - نوروز کی بھی دیکھو ۔

نوروز

نیا سال شروع ہوتا ہے - نجومی پنڈت جو رنگ سال کا بتاتے ہین - دیکھو ویسی ہی رنگ کی پوشاک بادشاہ اور بیگماتون اور شاہزادیون کی تیار ہو رہی ہے - بانس کی کھپچیون کی کھانچیان اُن مین سات سات تھی کی طشتریان جھوڈل بھری ہوئی - سات رنگ کی مٹھائیون سے بھری ہوئی - اوپر نوروزی رنگ کے کپڑے لیسے کے چھپے ہوئے کسے ہوئے - نوروزی رنگ کے جوڑے گوٹا کناری ٹکے ہوئے - کشتیون مین رکھے ہوئے - اُسی رنگ کے کشتی پوش پڑے ہوئے - کہاریون کے سر پر جسیونٹیان لیے ہوئے بانٹتی پھرتی ہین نوروز آراستہ ہوا - بادشاہ نوروزی پوشاک پہنکر برآمد ہوئے - دیکھو! سب شاہزادے بھی نوروزی کپڑے پہنے ہوئے امیر امرا - نواب بہ نوروزی رنگ کی پگڑی دوپٹے باندھے ہوئے وائین بائین کھڑے ہین نذرین

ہونے لگین ۔ سلطان الشعرا اور اور شاعرون نے مبارکباد کے قصیدے پڑھے خلعت مرحمت ہوئے ۔ دربار برخواست ہوا دسترخوان چنا گیا ۔ دیکھو اودی رنگ کا دسترخوان ۔ اور ویسے ہی خوانون کے خوان پوش اور کٹورے ہین ۔ سات رنگ کے پلاؤ مٹھائیان ۔ سالن ۔ ترکاریان ۔ میوے ۔ اور سب چیزین سات سات طرح کی ہین ۔ اور سات ترکاریان ملی ہوئی پکی ہین اس کو لوتن کہتے ہین ۔

ایلو! جَو کی روٹی ساگ کی بھجیا اور ستو بھی ہین ۔ خاصے کی داروغہ نے عرض کیا ۔ جہان پناہ! دسترخوان تیار ہے " بادشاہ آئے حضرت علی رض کے دسترخوان پر نیاز دی کیونکہ آج ان کی خلافت کا دن ہے اور یہ دسترخوان بھی حضرت علی کا کہلاتا ہے بادشاہ نے ذرا ذرا سا اس مین سے پہلے آپ چکھا ۔ پھر بیٹے اور شاہزادون اور سب امیرون کو اپنے ہاتھ سے تبرک دیا سب نے تبرک کر کے لے لیا ۔ لو اب دیوان خاص مین زنانہ ہو گیا سب بیگماتین آئین ۔ بادشاہ نے اسی طرح ذرا ذرا سا اپنے ہاتھ سے تبرک ان کو دیا ۔ بادشاہ اور بیگماتین محل مین داخل ہوئین باقی تبرک سب کو بٹ گیا تیسرے پہر کو سب بیگماتین اور شاہزادے

جمع ہوئے - دیکھو اب پنکھا جھلنے کا شگون ہوا - کچھ ہاتھوں مین
چاندی سونا لے کر اچھالا - یہ بھی نوروز کا شگون ہے چار گھڑی دن
رہے سلاطین بھائی بند جو دارمرغیون کے انڈے نقش و ار -
مشک زعفران پان مین رنگ رنگا - دیوان خاص مین آئے بادشاہ
برآمد ہوئے - مسند پر بیٹھے - سب بھائی بند سلاطین و شاہزادے
سامنے ہو بیٹھے - دیکھو اب انڈے لڑتے ہین - ایک نے
ایک انڈا ہاتھ مین لے کر نیچے رکھا - سارا انگلیون مین اوسے
چھپا لیا - فقط اس کا نقش کھلا رکھا - دوسرا اوپر سے دوسرے
انڈے سے اس پر چوٹین لگانے لگا - ایلو دونون مین سے
کسی کا انڈا ٹوٹ گیا - جس نے توڑ لیا ہے اس کے ساتھ والون
نے غل مچایا ہے ؛ وہ توڑا !! - بس پانچ انڈے لڑ چکے بادشاہ
محل مین داخل ہوئے - سب بھائی بند رخصت ہوئے - نوروز
ہو چکا - اب محرم کی رسمین دیکھو -

محرم

محرم کا چاند دکھائی دیا - ماتم کے باجے بجنے لگے - سبیلین رکھی گئین
بادشاہ و حضرت امام حسنؑ حسینؑ کے فقیر بنے - سبز کپڑے پہنے گلے

مین سفر کفنی جھولی ڈالی - جھولی مین الائچی دلتے - سونف خشخاش بھری - درگاہ مین جا کر سلام کیا - نیاز دی - دس دن تک صبح کو کھانا شام کو شربت فقیرون کو بٹنے لگا - چھٹی تاریخ ہوئی - آج بادشاہ لنگر مین کھینچین گے -

دیکھو ! چاندی کے دو پنجے بنے ہوئے دو لکڑیون پر لگے ہوئے - لال سبز کپڑے اُن پر بندھے ہوئے - ان کو شدے کہتے ہین - بادشاہ کے دونون ہاتھون مین ہین - ایک چاندی کی زنجیر کمر مین پڑی ہوئی ہے - دو سیدون نے آ کر زنجیر پکڑ دو چار قدم بادشاہ کو کھینچا - ایلو وہ زنجیر بادشاہ کے گلے مین ڈال دی - دونو شدے سیدے گئے - ساتوین تاریخ ہوئی - دیکھو ! ابرک کے کنول ان مین شمعائین روشن - بانس کی کھپچیون کی ٹٹیان لال کاغذ سے منڈھی ہوئین - اُن پر لال کنول بیچ مین دغدغے روشن ہین مہندی اور مالیدے کے خوان - بڑی بڑی طوغین جلتی ہوئین ساتھ ساتھ ہین - آگے آگے تاشے باجے - روشن چوکی والیان پیچھے پیچھے بادشاہ اور بیگماتین - جسنیان - ترکنیان - خوجے وغیرہ سب چلے جاتے ہین - لو مہندی امام باڑے مین پہنچی آرائش سب لٹ گئی - مہندی مالیدہ - طوغین

درگاہ میں چڑھا دین۔ آٹھوین تاریخ ہوئی۔ الیوا آج بادشاہ
حضرت عباسؑ کے نشان پر لال کھاروے کی ایک انگلی چیندی
ہوئی۔ شربت کی جھجری چڑھی ایک مشک کے منہ پر سقے ہوئے
معصوموں کو شربت پلاتے ہیں۔ غرض جب شربت چڑھ چکا الیسنے
پر نیاز دی۔ سب کو بٹوا دیا۔

آج دسوین تاریخ عشرے کا دن ہے۔ مٹی کے آبخورے
لمبے گلے کے بیچ میں سے پتلے کوزے کورے آئے۔ ان کو گجریاں
لگتے ہیں۔ دودھ اور شربت ان میں بھر گیا۔ لال لال کلاوے
ان کے گلوں میں باندھے۔ تازے تازے پھولوں کے
گونڈھے بھر کر رکھے گئے۔ نیاز ہوئی۔ دیکھو! چھوٹے چھوٹے
بچے دوڑے چلے آتے ہیں۔ ایک ایک دودھ ایک ایک شربت
کے کوزے پی۔ حلوا چاٹ کر بچے کوڑیوں کی جھولیاں بھر کے
اچھلتے کودتے گلا چھین ماتے چلے جاتے ہیں۔ ظہر کا وقت ہوا
بادشاہ برآمد ہوئے۔ موتی مسجد میں عاشورے کی نماز پڑھی۔ دیوان
خاص میں حاضری کی تیاری ہوئی۔ ایک بڑا سا دسترخوان بچھا۔
اس پر شیرمالیں چنی گئیں۔ شیرمالوں پر کباب۔ پنیر پودینہ ادرک
مولیاں کتر کے رکھیں۔ بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی۔ ذرا سا

شیرمال۔ کباب۔ پنیر۔ مولی کا ٹکڑا پہلے آپ چکھا۔ پھر ایک ایک شیرمال اور کباب وغیرہ پہلے ولیعہد پھر اور شاہزادوں اور معززین کو اپنے ہاتھ سے دیا۔ باقی سب کو بٹ گئیں۔ ادھر وہ جامع مسجد سے تبرکات نالکی میں رکھے ہوئے۔ آگے آگے سپاہیوں کے تمن باجا بجتا ہوا آئے۔ بادشاہ تعظیم کو کھڑے ہوگئے تبرکات نالکی میں سے نکالکر چوکی پر رکھے گئے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ اور نعلین آنکھوں سے لگایا۔ حضرت علی کے ہاتھ کا قرآن شریف سر پر رکھا بوسہ دیا۔ حضرت امام حسن حسینؓ کی خاک شفا کو آنکھوں سے لگایا۔ پھر حضرت صلعم کے موئے مبارک کو گلاب اور خوشبو میں غسل دیا۔ نواب زنانہ ہوا۔ بیگماتیں آئیں۔ تبرکات کی زیارت کی بادشاہ اور بیگماتیں محل میں داخل ہوئیں۔ تبرکات اسی طرح نالکی میں باجے گاجے سے جامع مسجد گئے۔ شام کو اسی طرح محل کی درگاہ کے تبرکات کی زیارت کی۔ دیکھو! گوٹا بہت رہا ہے۔ بن ڈلیاں الائچیاں جو ریحیا لیا کترے بھنے ہوئے خربوزوں کے بیج اور دھنیا کترا ہوا کھوپرا اس میں ملاکے گوٹا بنایا شیشے اور کاغذ کی پٹیوں اور کارچوبی بٹووں اور

چھوٹی چھوٹی طشتریوں میں رکھ ان پر دین مہین نگین کچھ پر کے پھول بنا آپس میں بٹ جاتے ہیں۔ اکثر سادات قلعہ میں تعزیہ داری کرتے تھے۔ فقیر پیک بنتے تھے۔ کوئی سقائی کوئی نقیب بنتا تھا کوئی تاشہ کوئی ڈھول کوئی جھانجھ تعزیوں کے آگے بجاتا تھا۔ کوئی مرثیے پڑھتا تھا۔ مرثیے خوانوں کو درگاہ میں سے چار چار طشتریاں بن چکنی ڈلیاں بھنے ہوئے خربوزے کے بیج اور دھنیے کی ملا کرتی تھیں۔ بڑی دھوم سے علم اٹھائے جاتے تھے محرم ہو چکا۔ آخری چہار شنبہ آیا۔

آخری چہار شنبہ

صفر جسے تیرہ تیزی کا مہینا کہتے ہیں۔ اس مہینے کی تیرھویں تاریخ ہوئی۔ دیکھو اچنے کی سلونی گھنگنیاں نون مرچ ڈال کے اور گیہوں کی پھیکی گھنگنیاں ابال کے اوپر خشخاش اور کھانڈ ڈال کے۔ قابوں میں نکال کے نیاز دی پھر بانٹ دیں۔ اسی مہینے کے آخری بدھ کو بادشاہ نے صبح دربار کیا۔ دیکھو اجاہر خانے کا داروغہ سونے چاندی کے چھلے چاندی کی کشتی میں لگا کر لایا۔ چار چھلے اس میں سے دو سونے کے دو چاندی کے بادشاہ نے آپ پہنے۔ دو ولیعہد کو ایک ایک اور

شاہزادون کو اپنے ہاتھ سے دیے باقی اور امیر امراؤن کو تقسیم ہو گئے
سب نے تبرک کیا۔ نذرین دین۔ دربار برخاست ہوا بادشاہ
اپنی بیٹھک مین آئے۔ وہ چارون چھلے جواب پہنے تھے۔ ملکہ
زمانی کو دیئے۔ تیسرا کچھ ہوا۔ دیکھو اکوری کوری ٹھلیان
(بادشاہ بیگم) اپنے پہلے ایک ٹھلیا مین تھوڑا سا پانی اور ایک اشرفی کپڑے
مین لپیٹ کر اس مین ڈالی۔ بادشاہ کے آگے کھڑے ہو کر سر
پر سے پیچھے پھینکدی۔ او ہو ہو!!! وہ تڑاق سے ٹھلیا ٹوٹ گئی
اشرفی حلال خوری اٹھا لے گئی۔ اب وہ اب تھوڑا سا پھونس
لا کر جلایا۔ بادشاہ نے اس کو لانگا۔ اب بیگماتون اور شاہزادون
کو ٹھلیان تقسیم ہونے لگین کسی ٹھلیا مین پانچ کسی مین چار
کسی مین دو روپے۔ کسی مین ایک ہی روپیہ ڈال۔ کہاریون
کے سر پر رکھوا۔ جسولنیون کو ساتھ کر سب کے ہان بھیجدین
سب نے ان کو انعام دیا۔ اور ٹھلیان لے کر اسی طرح کھڑے ہو کر
توڑ دین۔ جو کچھ ٹھلیون مین تھا وہ حلال خوریان اٹھا لے
گئین۔

تیسرے پہر سبزہ روندنے باغ مین گئے۔ آخری چہار شنبہ
کی عیدیان شاہزادون کے استاد سنہری روپہلی پھولدار

کاغذ پر لکھکر لائے شاہزادون کو عیدیان اور چھپی دے عیدیون کے روپیے لے رخصت ہوئے۔

عیدی آخری چہار شنبہ

آخری چار شنبہ ماہ صفر	جانب باغ سیر کن بنگر
ہر کہ امروز میکند شادی	غم نہ بیند بقول پیغمبر

بارہ وفات

ربیع الاول کے مہینے کو بارہ وفات کا مہینا کہتے ہین۔ پہلی تاریخ اس مہینے کی ہوئی۔ موتی محل مین فرش فروش ہوا۔ بیچ مین بادشاہ کی مسند لگی۔ تیسرے پہر کو بادشاہ برآمد ہوئے۔ داہنے بائین مشائخ لوگ سامنے قوال آکر بیٹھے۔ گانا شروع ہوا۔ ایلو! مشائخون مین سے کسی کو حالت آئی۔ دیکھو! کیا چٹکیان بجا رہا ہے۔ او ہو! وہ حال کھیلتے کھیلتے کھڑا ہو گیا۔ بادشاہ اور سب لوگ ساتھ کھڑے ہو گئے جس شعر پر حالت آئی ہے قوال اسی کو گھڑی گھڑی گائے جاتے ہین زور زور سے ڈھولکی پیٹے جاتے ہین۔ لو حال کھیل چکے ہوش مین آ گئے چپکے ہو کر بیٹھ گئے۔ بادشاہ اور سب لوگ بھی بیٹھ گئے

کھانا موقوف ہوا - الایچی دانون کے خوان آئے - ختم ہوا - الایچی دانے تقسیم ہوئے - بادشاہ اپنی بیٹھک مین آگئے - سب لوگ رخصت ہوگئے - اب بارہ دن تک روز یہی طرح مجلس اور صبح شام کھانا مشائیخون اور ملنگون کو بٹے گا - بارہوین تاریخ ہوئی دیکھو محل اور مہتاب باغ کی درگاہ مین ٹھاٹھ بندی ہو رہی ہے - لال لال کنول اور قمقمے - ان مین دوغنے رکھے گئے - رات ہوئی - روشنی ہونے لگی - پہلے بادشاہ محل کی درگاہ مین آئے - ختم ہوا - مٹھائی بٹی - پھر مہتاب باغ کی درگاہ مین آئے - مشائخ جمع ہوئے - قوال گانے لگے - یہان نیتون کے تھنڈو پر ختم ہو رہا ہے - دیکھو دودھ کی پیالیان بٹ رہی ہین

عُرس

اسی مہینے کی چودہوین تاریخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ کا عرس ہوتا ہے بادشاہ خواجہ صاحب مین آئے اور شہر کی خلقت بھی جمع ہوئی - بادشاہ نے مزار پر کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی گلاب صندل پھول ملا کر چھینٹے سے قبر پر ڈالا - ستر روپے نذر اور بیس روپے کا شامیانہ دس روپے کا قبر پوش چڑھایا - ساٹھ روپے خادمون اور مشائخون کے

کھانا پکوانے کو دیے۔ ایلو اوہ روشنی اور باجے گاجے سے منہدی
آئی۔ دیکھو! گلاب کے شیشے قبر کا غلاف شاہزادون کے سر
پر ہے۔ مینہدی کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہین۔ درگاہ مین آکر
گلاب کے شیشے اور منہدی چڑہادی۔ غلاف قبر پر ڈالا ختم ہوا
بادشاہ نے محل مین آکر خاصہ کھایا آرام کیا۔ صبح کے ختم مین شامل
ہوسب وہان سے رخصت ہوئے۔

گیارہوین حضرت غوث الاعظم رح

ربیع الثانی کے مہینے کو میران جی کہتے ہین۔ اِس مہینے کی گیارہوین
تاریخ ہوئی۔ دیکھو! دیوان خاص کے صحن مین آتشبازی گڑی
انار۔ پھلجڑی۔ مہتاب۔ جائی جوئی۔ ہت پھول۔ چھچھوندر۔
چکر۔ گنج۔ پٹاخے۔ چرخیان۔ ہوائیان۔ زمینی گولے
آسمانی گولے۔ خدنگ۔ چدر۔ کوٹھی۔ پنکھیان۔ سانپ
درخت ہاتھی وغیرہ بنے ہوئے ہین۔ ایک بانس کی کھپچیون کا
بنگلہ سا بنا ہوا۔ اوپر پنی۔ ابرک لال کا غذ منڈھا ہوا اس کو
منہدی کہتے ہین دیوان خاص مین رکھی گئی۔ دسترخوان بچھا
سب طرح کا کھانا چنا گیا۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے مینہدی

روشن کی - پھر دستر خوان پر حضرت غوث الاعظم رح کی نیاز دی
آتشبازی چھٹنے لگی - کھانا تقسیم ہوا - صبح کو مہتاب باغ کی درگاہ مین
مشائخ جمع ہوئے - بادشاہ آئے ختم ہوا - تبرک بٹا -

سترہوین

اسی مہینے کی سترہوین تاریخ حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کا
عرس ہوتا ہے - دیکھو رات کو درگاہ مین مشائخ جمع ہوئے
پہلے ختم ہوا - پھر قوالی ہونے لگی - مشائخون کو حال آنے
لگے - صبح کو بادشاہ آئے - درگاہ مین فاتحہ پڑھی - چار اشرفیان
اور بتیس روپے درگاہ مین نذر چڑہائی - دو سو روپے عرس
کے مصارف کے خادمون کو دیے - ختم مین شامل ہوئے
تبرک کی ہنڈیان اور پھینٹے[1] خادم لائے بادشاہ نے ایک
اشرفی تبرک کی ان کو دی پھر سوار ہو گئے - دیکھو اب شہر
کی خلقت آنی شروع ہوئی - درگاہ مین نذرین چڑھنے لگین
خادمون کی گوڑی ہونے لگی - اپنی اپنی اسامیان تاک تاک کے
دو دو تبرک کی ہنڈیان کھیلین بتاشے شکر پارے ان مین بھرے
ہوئے آٹے سے انکے منہ لپے ہوئے - خادم انکو دیتے ہین اور

[1] عمامہ - دستار - مگر خادم لوگ ایک دس بارہ گرہ کا کپڑے کا ٹکڑا سر سے لپیٹ دیتے ہین

گرہ گرہ بھر کے دھوتر کے سبز اور سفید پھٹے اُن کے سر سے باندھ دیتے ہین - بہت سی خاطر مدارات کر کے اُن سے کہتے ہین "ہم آپ کے دعاگو قدیم ہین - رات دن آپ کی کامیابی کی درگاہ شریف مین دعائین مانگتے ہین" اپنا معمول اُن سے لے لیتے ہین - اب درگاہ شریف مین ناچ ہونے لگا - دیکھو کوئی ناچ دیکھہ رہا ہے - کوئی باؤلی مین سیڑھیون پر بیٹھا نہا رہا ہے کوئی چیت کوئی پٹ تیر رہا ہے - کوئی دھما دھم اوپر سے کود رہا ہے - لوگ باؤلی مین کوڑیان پیسے پھینک رہے ہین - لڑکے غوطے لگا لگا کر نکال رہے ہین - سودے والے پکار رہے ہین تازی گرما گرم کچوریان ہین - برفی ہے تازی دودھ کی - ملائی سے میٹھا - کوزے ملائی کی برف کے کسیرو ہین میوے - گھلے فالسے ہین شربت کو - ڈالی ڈالی کا گھلا ہی پیوندی ہے - سیاہ بچھے ہین ہاتھون کے کھلونے ہین بالے بھوبون کے" - کوئی مقراضی حلوا لئے بیٹھا ہے کوئی کباب لونگچڑے گھلے شیر مال - باقر خانی - خمیری روٹی - نہاری بیچ رہا ہے - گگڑ والے حقہ پلاتے پھرتے ہین تنبولی گلوریان بنا رہے ہین - کٹورے چھنک رہے ہین فالودے والے

فالودہ - پن بھتا - تخم ریحان - اولے - گلاب پاشیں - کٹورے
تچھے لئے بیٹھے ہیں - لو ا دو پہر ہوئی - اب میلہ ہمایون کے
مقبرے مین آیا - دیکھو تو کوئی بھول بھلیون مین بھولا بھولا کیسا
ہکا بکا پھر رہا ہے - کوئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مین لیٹا آرام
حیران
لے رہا ہے ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے - بگلا - کل چڑا
دو پلکا - دو پنا - کل دمہ - کانڑا - کنکوا اڑا رہا ہے - کل ہیری - لل ڈمی
تکل کا نام
کلیجہ جلی - دو باز پریون دار - الفن تکلین بڑھ رہی ہین - ایک
دوسرے کی دھیری پکار رہا ہے - جو کوئی ہم سے نہ لڑائے اُس کی
دھیری ہے - لو پینچ لڑ گئے - ڈھیلین چلنے لگین - وہ کسی کا کٹ گیا -
آہا!!! کیا غل مچایا ہے - وہ کاٹا - جس بیچارے کا کٹ گیا - اُس کا منہ
تو کیا فق فق ہو رہا ہے - کسی کا ہتے پر سے اکھڑ گیا - کسی کا کنیا نے
لگا - کسی کا چکرا رہا ہے - کسی کی دال چپو ہو گئی - کوئی جھم کر رہا ہے
کوئی ٹھمکیان دے رہا ہے لو کنکوے بازی ہو چکی -

آہاہا!!! - دیکھنا وہ کسی شاہزادے کی سواری آئی آگے آگے
سپاہیون کے تمن ہین - باجا بجتا آتا ہے - نقیب چوبدار پکارتے
آتے ہین - صاحب عالم پناہ سلامت عماری مین آپ بیٹھے ہین

پتنگ کنکوے کا نام ہے لے آپس مین مل گئے ۱۲

خواصی مین مختار بیٹھا مورچھل کرتا آتا ہے پیچھے سوارون کا رسالہ چلا آتا ہے۔ مقبرے کے دروازے پر فیلبان نے ہاتھی بٹھا دیا سب جلوس ٹھہر گیا۔ سلامی اُتار ہی کہارون نے نالکی لگا دی۔ نالکی مین سوار ہو ہو کر اندر آئے دو خواص مورچھل لے کر ادہر ادہر آگئے۔ اور سب ارد گرد ہو گئے۔ نقیب چوبدار آگے آگے ہٹو بڑھو صاحب کہتے چلے۔ مقبرے کے چبوترے پر سے پیدل اُتر کر اوپر آئے۔ یہان پہلے سے فرش فروش ایک طرف کیا ہوا ہے۔ سپاہیون کا پہرہ لگا ہوا ہے اپنی مسند پر بیٹھ کے میلے کی سیر دیکھی۔ ناچ رنگ دیکھ سوار ہو گئے۔ شام تک سب میلے کے لوگ چنپت ہوئے۔ اب دیکھو! پتون اور چھلکون کے ڈھیر مکھیون کی بھنکار کے سوا کچھ بھی دکھائی دیتا ہے۔ یا تو وہ گہما گہمی تھی۔ یا دیکھو اب کیا سناٹا ہو گیا۔ اب مقبرہ کیسا سائین سائین کرتا ہے۔ دیکھنے سے جی پریشان ہوتا ہے۔ لو صاحب ستر ہوین ہو چکی۔

مدار صاحب

جمادی الاول کے مہینے کو مدار کا مہینا کہتے ہین۔ پہلی تاریخ ہوئی قلعہ کے نیچے مدار صاحب کی چھڑیان کھڑی ہوئین۔ دیکھو! شام کو

چھیلب دار ڈھول بجاتے۔ مدار صاحب کی چھڑی لئے دیوان خاص
مین آئے۔ بادشاہ برآمد ہوئے۔ مالیدون کے خوان آئے۔ چھیلب دار
نے پھولون کی بدّھی مدار صاحب کے سامنے رکھّی۔ نیاز ہوئی۔ مالیدہ
سب کو بٹ گیا۔ بدّہی بادشاہ نے پہن لی۔ دیکھو اکیا لمبا لہکا لہبر آیا۔
کرکری تاشس کا پھیرا ہے اور چاندی کی کٹوری ہے۔ چھیلب دار
کو دیکر رخصت کیا۔ یہ نشان بادشاہ کی طرف سے مدار صاحب کی درگاہ
مین چڑہے گا۔

خواجہ صاحب کی چھڑیان

جمادی الثانی یہ خواجہ معین الدین کا مہینا کہلاتا ہے۔ چودہوین
تاریخ سے قطب صاحب مین دور دور کی خلقت آکے جمع ہوئی۔ اجمیر
شریف مین حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کا بڑی دہوم سے عرس
ہوتا ہے یہان سے اکٹھے ہوکر جو لوگ اجمیر شریف جاتے ہین اُسکو میدنی
کہتے ہین۔ رات کو حضرت قطب صاحب کی درگاہ مین ختم ہوا۔ صبح کو
سولہوین تاریخ میدنی رخصت ہوئی۔ بادشاہ نے چاندی کا نشان
تمامی کے پھیرے کا چڑہایا۔ تھوڑی دور جلوس کی سواری

ل جھنڈا۔

سے میدئی کو پہنچانے گئے ۔ دیکھو اجو لوگ اجمیر شریف گئے ہین اُن کے گھرون مین رات کو خواجہ صاحب کے گیت گائے جاتے ہین ۔ ا

ایلوا اجمیر شریف سے لوگ پھر کر آئے ۔ کنبے والون نے دہوئے ہوئے تل اور چاول اور کھانڈ سینیون مین لگا کران کو بھیجے اس کو چاب کہتے ہین ۔ تل ماش اور ٹکے تصدق کو جلیبیون کے کونڈے کپڑون کے جوڑے ۔ خوان اور کشتیون مین لگا کر اُنھون نے وہان کی سوغاتین ۔ درگاہ کا صندل ۔ صندل کی کنگھیان ۔ کنگھے تسبیحان ۔ تھولی ۔ جا نمازیان ۔ جے پور کے چادرے ۔ انگوچھے ۔ رومال ۔ چنندرمان ۔ کلیان ۔ چلمنین کٹوری عطر ۔ سب کو دیا ۔

رجب

اس مہینے کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے جمعہ کو مردون کی تبارک ہوتی ہے ۔ دیکھو اگھی کھانڈ اور میدے کی میٹھی روٹیان اوپر سونف اور خشخاس لگا کے تنور سے پکوائین ۔ سورۂ تبارک جو قرآن شریف مین ہے چالیس دفعہ پڑھوائی ۔ ایک ستھری چوکی پر

دسترخوان بچھایا اسپر روٹیان رکھین - کوری بدھنیون مین پانی بھر کر اور جوڑا - تسبیح - مسواک - جانماز کنگھی - جوتی کشتی مین لگا - کے سامنے رکھا - اگر سوز مین لوبان روشن کیا - نیاز ہوئی - بدھنیان اور جوڑا اور چوتھائی روٹیان مسجدون مین بھیجدین - باقی سب کو تقسیم ہوگئین اس کو تبارک کہتے ہین - اسی مہینے مین حضرت جلال بخاری کے کونڈے ہوتے ہین - دیکھو بڑے بڑے کونڈے - مٹی کے آئے - پلاؤ - زردہ کھیر ان مین بھر کر نیاز دیکر لٹوادیئے -

شب برات

اس مہینے کی چودھوین تاریخ شاہزادون کے استاد لال سفید چمکتی ہوئی عیدیان لکھ لکھکر لائے - شاہزادون کو دین -

عیدی

آمد شب برات جہان پر چراغ شد ۔۔۔ بازار آتش گفتن از حسن بلاغ شد
انار و پھلجھڑی و ہوائی و ماہتاب ۔۔۔ گلہائے بوستان بہمن بلاغ بلاغ شد

استادون کو عیدی کے اشرفی روپیے ملے مکتبون مین چھٹی ہوئی دیکھو اب کوری کوری ٹھلیان آبخورے آئے ایک بڑی سی چوکی پر دھو دھلا کر پانی بھر کر رکھے گئے - شیرمالین اور پیٹھے کی

رکابیان - قابین آئین - اگر سوز مین تو بان روشن ہوا حضرت
صلعم حضرت امیر حمزہ - حضرت فاطمہ رضؓ بڑے بڑے - بابر بادشاہ
اوت اور سب اپنے مردون کی جدا جدا قابون - شیرمالون - پانی کے
آبخورون پر - اور دودھ پیتے بچے جو مرے اُن کی دودہ کے آبخورون
پر نیاز ہوئی - حضرت فاطمہ کی نیاز کا بیوی زنون کو - بابر بادشاہ
کی نیاز کا خاص اُن کی اولاد کو - باقی ہمہ شما کو بٹ گیا - تیسرے پہر
کو آتشبازی شاہزادون اور شاہزادیون کو تقسیم ہوئی - دیکھو رات
کو بیٹون کے ہاتھی بھوڑل بھرے ہوئے مٹی کے اُن کی سونڈ اور
سر پر چراغ بنے ہوئے بیٹیون کی ہنڈیان ننگلے کی صورت کی
مٹی کی بنی ہوئیں اوپر چراغ بنے ہوئے - روشن ہوئیں - سب نے
مبارک بادی - تاشے باجے نوبت خانے - روشن چوکی والیان
باجا بجانے لگین - بڑی خوشی ہوئی - آتشبازی چھٹنے لگی -
لواب بادشاہ امام باڑے مین آئے - دیکھو اپنے ہاتھ سے
روشنی کی - کنگنی کی کھیر پک کے آئی - ایک چمچے مین لے کر پہلے
ذراسی آپ چکھی - پھر ایک ایک چمچا سب کو اپنے ہاتھ سے
دیا - مجرا کر کے سب نے لیا - اپنی بیٹھک مین آئے خاصہ
کھایا - آرام کیا -

رمضان

دیکھو دو دن پہلے شتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے ابر بدلی
کے سبب سے جو انتیسوین کو یہان چاند نہ دکھائی دیا - اور کہین کسی
گاؤن قصبے یا پہاڑ پر کسی کو نظر آگیا تو سانڈنی سوار وہان کے
قاضی یا رئیس یا کسی معتبر آدمیون کی گواہی لکھوا - مارا مار کر کے حضور
مین آئے - چاند کی خبر پہنچائی - بادشاہ نے عالمون سے فتویٰ
لیکر توپون کا حکم دیا - گیارہ توپین رمضان کے چاند کی چلین - جو
انتیسوین کو کہین چاند نہ دکھائی دیا تو تیسوین کی شام کو توپین چلین
سب بیگماتین حرمین سرتین ناموسین چپی والیان گاتنین شاہزادے
شاہزادیان مبارکباد کو آئین - تاشے باجے روشن چوکی
نوبتخانے والیان مبارک بجانے لگین - دیکھو بادشاہ کے ہان سے
پنیر کی پھنکیان - مصری کے کوزے سب کو تقسیم ہوئے لو دو گھڑی
رات آئی - وہ عشا کی اذان ہوئی - دیوان خاص مین نماز کی تیاری
ہوئی - باریدار نے عرض کیا - کرامات اجماعت تیار ہے بادشاہ
برآمد ہوئے - جماعت سے نماز پڑھی - ڈیڑھ سپارہ قرآن شریف کا
تراویحون مین سنا - پھر بیٹھک مین آئے کچھ بات چیت کی - بھنڈا

نوش کر پلنگ پر آرام کیا - ڈیرہ پہر رات باقی رہی - اندر محل - باہر نقار خانے - اور جامع مسجد مین پہلا ڈنکا سحری کا شروع ہوا سحری کے خاصے کی تیاری ہونے لگی - دوسرے ڈنکے پر دسترخوان چنا شروع ہوا - تیسرے ڈنکے پر بادشاہ نے سحری کا خاصہ کھایا - ٹھنڈا نوش فرمایا اب چار گھڑی رات باقی رہی - وہ صبح کی توپ چلی - کلی کی آب حیات پیا - اب کھانا پینا موقوف ہوا روزے کی نیت کی - صبح ہوئی - نماز پڑھی - درگاہ مین جا کر سلام کر - باہر ہوا خوری کو سوار ہوئے - سواری پھر کر آئی - محل مین لوگون کی کچھ عرض و معروض سنی - دوپہر کو سُکھ کیا - تیسرا پہر ہوا محل مین تیندور گرم ہوا - بادشاہ کے لئے دیکھو ایک سنہری کرسی شیر کے سے پایون کی - پشت پر سنہری پھول پتے کٹے ہوئے مخمل کا گبہ نرم نرم اس پر بچھا ہوا تیندور کے سامنے لگی ہوئی ہے - بیگماتین حرمین - شاہزادیان اپنے ہاتھ سے بیبنی - روغنی میٹھی روٹیان - کلچے - تندور مین لگا رہی ہین - بادشاہ بیٹھے سیر دیکھہ رہے ہین -

کسی کی روٹی اچھی لال اتری - وہ کیا خوش ہو رہی ہے کسی کی جل گئی - کسی کی تندور مین گر پڑی - کسی کی ادھ کچری رہ گئی

دیکھو ان پر کیا قہقہے لگ رہے ہیں - بیسیوں لوہے کے چولھے گرم ہیں پتیلیاں ٹھنٹھنا رہی ہیں - اپنی اپنی بہاؤ ن کی چیزیں آپ پکا رہی ہیں - دیکھو تیتی - نونیے - میتھی کا ساگ ہے - کہیں ہری مرچیں - موتیا کے پھولوں کے نیچے کی سبز سبز ڈنڈیاں - بینگن کا دلمہ گھیے کی تلاجی - بادشاہ پسند کریلے - بادشاہ پسند دال ہے کہیں بڑے - پھلکیاں - پوریاں - شامی کباب تلے جاتے ہیں کہیں سیخوں کے کباب - حسینی کباب - تکوں کے کباب - نان پاؤ کے ٹکڑے گاجر کا پچھا اور طرح طرح کی چیزیں پک رہی ہیں روزہ بہلا رہی ہیں - ایلو کوئی روزے خور سامنے آگئی - دیکھو اس کا کیا لکھا ہو رہا ہے - کوئی کہتی ہے روزے خور خدا کے چور - ہاتھ میں بٹیرا منہ میں کیڑا - کوئی کہتی ہے - روزے خوروں پہ کیا تباہی ہے - ٹوٹی جوتی پھٹی رزائی ہے - آخر یہاں تک اس کا ناک میں دم کیا کہ کھسیانی ہو کر سامنے سے چلی گئی -

ایلو دیکھو کسی کا رونا اچھلا - ہیں اے بی یہ کیا ہوا ؟ کسی اناڑی باندی سے کچھ کام بگڑ گیا تھا - آپ بڑی سالے برتن توڑ پھوڑ - پکتی ہنڈیاں چولھے پر سے پھینکا پھینکا آپ ہی منہ تھوتھا ئے - اٹواٹی کھٹواٹی لئے پڑی

ہین - منہ سے بولین نہ سر سے کھیلین - ایک آتی ہی سمجھاتی
ہے دوسری آتی ہے مناتی ہے - بوا خدا کا روزہ رکھو -
بندون پہ ظلم توڑ و ایسے روزے سے کیا فائدہ ؟ کتنے نے
نہ فاقہ کیا تم نے کیا - ایک دفعہ ہی تیکھی ہو کر جھلا کے بولین
بس بی بس - اپنی زبان کو لگام دو - اپنی کرنی اپنی بھرنی
تم بڑی خداترس ہو - کھڑی جنت مین جاؤ گی تو اپنے واسطے
ہم دوزخ کا کندہ ہین گے تو اپنے واسطے - چلو بی چلو - اِن
چنڈالنی کے منہ نہ لگو - اِن کے سر پر تو آج شیطان چڑھا
ہے - تھو تھو چھائین پھوئین - خدا ایسے کے پرچھاوین سے
بچائے ؛ -

دیکھو امالنین دکانین لگائے محل مین پھولون کے
کنٹھے گونتھ رہی ہین - سب فصل کے میوے ترکاریان
بیچ رہی ہین - ایک ایک پیسے کی چیز کے چار چار لے رہی ہین -
وہی بڑے فالودے پوریون والیان سر پہ دھرے جیتی پھرتی
ہین - لو عصر کا وقت ہوا - نمازین پڑھ پڑھ کے روزے کشائی کی
تیاریان ہونے لگین - دیکھو ! ایک طرف گلاس طشتریان کابیان
پیالے پیالیان رنگ برنگ کی چینی کی - اندر چھپے سینیون مین

لگے ہوئے رکھے ہیں - ایک طرف کوری کوری جھجریاں اور
صراحیاں کا غذی آبخورے اور پیالے - چھوٹے چھوٹے ٹکلون
پر رکھے ہیں - اوپر صافیاں پڑی ہوئی ہیں - سب ترکاریاں
میوے وغیرہ آکر رکھے گئے - سب کو چھیل بنا - کوئی سادی
کسی میں نون مرچ لگا مونگ کی دال دھو دھلا - کچھ کچی - کچھ
ابلی - کچھ لال مرچون کی - کچھ کالی مرچون کی بنا بنوکر طشتریون
اور رکابیون میں لگا ہیں - رنگترون کو چھیل کھانڈ ملا راحت
جان بنا اور کیلے کے قتلے - چھوٹون کا قیمہ کرکے کھانڈ ملا کر
پیالیون میں رکھا - تلی ہوئی مونگ - چنے کی دال میں کی
سوتیان نکتیاں بھنے ہوئے پستے بادام نون مرچ لگے ہوئے
بادام پستون کے نقل - چھوارے - کشمش وغیرہ طشتریون
میں رکھے - انگور انار فالسے - تخم ریحان فالودے - میوے کا
شربت - لیموں کا آبشورہ بنا کر گلاسون میں رکھا - دیکھو اب
اپنے ہاتھ کا سالن وغیرہ - اور روزہ کشائی آپس میں بھیجی
ہے - میں نے تم کو بھیجی ہے - تم نے مجھکو بھیجی -
لو اب روزے کا وقت قریب ہے کوئی منہ دھو رہی
پڑی ہے - کوئی کہتی ہے - اچھی پیاس کے مارے

حلق مین کانٹے پڑ گئے - کوئی کہتی ہے - ہائے بھوک کے مارے کلیجہ ٹوٹا جاتا ہے - روزے مین کتنی دیر ہے سب کے کان توپ پر لگے ہوئے ہین - ایک ایک پل گن گن کر کاٹ رہی ہین - ہرکارون کی ڈاک بیٹھی ہوئی ہے - الیو وہ سورج غروب ہو گیا مشرق سے سیاہی اٹھی - روزے کا وقت ہوا بادشاہ نے توپ کا حکم دیا - ہرکارون نے جھنڈیان ہلائین - وہ روزے کی توپ چلی - دہائین - اذانین ہونے لگین اُس وقت کی خوشی دیکھو - کیسی توپ کی آواز سے چونچال ہو گئین پہلے ذراسے آب زمزم یا مکے کی کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولا پھر شربت کے گلاس ہاتھ مین بے چچون سے شربت پیا - کسی نے پیاس کی بیتابی مین گلاس ہی منہ سے لگا غٹ غٹ پی لیا - ذرا ذراسی دال ترکاری میوہ وغیرہ چکھا - پھر نماز پڑھ پڑھ کے گلوریان کھائین سارا رمضان اسی چہل پہل مین گذر گیا -

الوداع

آخری جمعہ کو الوداع کی نماز کی تیاری ہوئی - بادشاہ جلوس سے سوار ہوئے - جامع مسجد کی سیڑھیون کے پاس کہارون نے ہوادار

ہاتھی کے برابر لگا دیا - بادشاہ ہوادار مین سوار ہو جامع مسجد مین
آئے حوض کے پاس آکر ہوادار مین سے اترے آگے خاص بردار
نقیب چوبدار ہٹو بڑھو کرتے پیچھے شاہزادے امیر امرا ادب
قاعدے سے اندر آئے - دیکھو امام کے پیچھے بادشاہ کا مصلے (جا نماز)
بائین طرف ولیعہد کا - دائین طرف اور شاہزادون کے مصلے
لگے ہوئے ہین - بادشاہ ولیعہد اور شاہزادے اپنے اپنے
مصلون پر آکر بیٹھے - امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا - امام جی منبر پر
کھڑے ہو گئے - قورخانے (سلاح خانہ) کے داروغہ نے تلوار امام جی
کے گلے مین ڈالی - قبضہ پر ہاتھ رکھکر امام جی نے خطبہ پڑھنا
شروع کیا - جب خطبہ پڑھ چکے اور بادشاہون کے نام لے
چکے - جس وقت بادشاہ وقت کا نام آیا توشے خانے کے داروغہ
کو حکم ہوا اُس نے امام جی کو خلعت پہنایا - مکبر پر تکبیر ہوئی امام
نے نیت باندھی سب نے امام کے ساتھ نیت باندھ لی دو
رکعتین پڑھ کر سلام پھیرا - دعا مانگی - سنتین پڑھ کر بادشاہ
آثار شریف مین آئے - زیارت کی - پھر سوار ہو کر قلعہ مین
آئے - انتیسوین (۲۹) تاریخ ہوئی سانڈنی سوار چاند کی خبر لیکر داخل
ہوئے - دیکھو سب کی آنکھین آسمان پر لگی ہوئی ہین

اگر چاند دیکھ لیا یا کہین سے گواہی شاہدی آگئی تو بڑی ہی خوشی ہوئی۔ اور ہو بھی جوان عید ہوئی۔ نقار خانے کے دروازے کے سامنے حوض پر پچیس توپین عید کے چاند کی دھنا دھن چلین۔ مبارک سلامت ہونے لگی شادیانے بجنے لگے۔ نہین تو پھر تیسوین کو یہ رسمین ہوئین۔

عید الفطر

رات کو توپین ڈیرے خیمے فرش فروش عیدگاہ روانہ ہوا سواری کا حکم ہوا۔ ہاتھی رنگے گئے۔ صبح کو بادشاہ نے حمام کیا۔ پوشاک بدلی جواہر لگایا۔ خاصے والیون نے جلدی سے دسترخوان بچھایا۔ سوّیان دودھ۔ اولے بتاشے چھوارے خشکا کھڑی مسور کی دال اس پر لگا دی۔ بادشاہ نے نیاز دی۔ ذرا ذرا سا چکھ کے کلی کی۔ باہر برآمد ہوئے۔ جسولنی نے خبرداری بولی۔ باہر ترئی ہوئی۔ سب جلوس قاعدے سے کھڑا ہو گیا۔ فوجدار خان نے ہاتھی بٹھا دیا۔ کہارون نے ہودا (مہاوت) ٹلون کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ ہودے مین سوار ہوئے۔ دیوان عام مین سواری آئی۔ احتشام توپخانے کی توپون کی اکیس آوازین ہوئین قلعے کے دروازے پر پلٹنون نے سلامی اتاری۔ اکیس توپین چلین

عیدگاہ کے دروازے پر سواری پہنچی - جلوس دو طرفہ کھڑا ہو گیا
سلامی اُتاری توپین سلامی کی چلنے لگین - دروازے پر سے بادشاہ
ہوادار مین اور ولیعہد نالکی مین اور سب پیدل عیدگاہ کے
اندر آئے چبوترے پر سے اُترکر خیمے مین اپنے مصلّون پر کھڑے
ہو گئے - مکبّر پر تکبیر ہوئی - سب نمازیون نے صفین درست
کین - امام جی کے ساتھ سب نے نیت باندھی - دو رکعتین پڑھکر
سلام پھیرا - سب کھڑے ہو گئے - بادشاہ ولیعہد شاہزادے
اپنے مصلون پر بیٹھے رہے - امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا توشہ خانے
کے داروغہ نے امام جی کے گلے مین کلابتونی پرتلہ اور تلوار ڈالی
امام جی نے منبر پر کھڑے ہو کر تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھکر خطبہ
پڑھا - جب بادشاہ کا نام آیا - توشہ خانے کے داروغہ نے
امام جی کو خلعت پہنایا - دعا مانگی - خطبہ کی ایک توپ چلی -
اب دھوپ چڑھ گئی تھی - بادشاہ نگڈمبر مین سوار ہوئے
دیوان خاص مین آئے تختِ طاؤس پر بیٹھکر دربار کیا نذرین
لین - پھولون کے طرّے اور ہار سب کو مرحمت ہوئے
محل مین داخل ہوئے - چاندی کے تخت پر بیٹھ کے محل کی
نذرین لین خاصہ کھایا سکھ کیا -

عید الاضحیٰ

ذوالحجہ کے مہینے کی دسوین تاریخ صبح کو جلوس سے سوار ہوئے۔ عیدگاہ مین آئے۔ دوگانہ ادا کیا۔ دیکھو جو جو باتین عید الفطر مین ہوئی تھین وہی سب اس مین ہوئین مگر یہ بات اس مین زیادہ ہے کہ عیدگاہ کے اندر جنوب کی طرف ایک بڑا سا خیمہ کھڑا ہے۔ بیچون بیچ مین ایک چبوترہ بنا ہوا ہے اس پر بادشاہ کی مسند لگی۔ پیچھے دو خیمے زنانے کھڑے ہوئے ہین اردگرد بڑے بڑے سیرا پچے کھچے ہوئے ہین۔ ایک اونٹ بانات کی جھول پڑی ہوئی۔ سینہ پر چونے کا نشان کیا ہوا رسونین جکڑا ہوا فراش پکڑے کھڑے ہین۔ دیکھو اب اونٹ کی قربانی ہوتی ہے۔ بادشاہ اونٹ کے پاس آئے۔ فراشون نے ایک بڑی سی چادر بادشاہ اور اونٹ کے بیچ مین تھام لی۔ قورخانے کے داروغہ نے بادشاہ کے ہاتھ مین برچھی دی قاضی نے اونٹ کی قربانی کی۔ دعا پڑھوائی۔ بادشاہ نے دعا پڑھکر چونے کے نشان پر اونٹ کے تاک کر برچھی ماری۔ قاضی نے اُسے ذبح کیا۔ بادشاہ سوار ہوکر خیمے کی سہ دری کے پاس آئے۔ لیجو یہان ایک دنبہ مہندی مین رنگا ہوا کھڑا ہے۔ بادشاہ نے اُسکی قربانی کی خیمے مین آئے مسند پر بیٹھے۔ بائین طرف ولیعہد دائین طرف اور شاہزادے بیٹھ گئے

امیر امرا سامنے ہاتھ باندہکر کھڑے ہو گئے۔ خاصے والون نے جھٹ پٹ دسترخوان بچھا اونٹ اور ڈبے کی کلیجی کے کباب اور شیرمالین اُسپر لگا دین۔ بادشاہ نے پہلے ایک ٹکڑا شیرمال کا اور ذرا سا کباب آپ منہ مین ڈالا پھر ولیعہد اور شاہزادون اور معزز امیرون کو جو حاضر تھے کباب اور شیرمالیں اپنے ہاتھ سے دین۔ سب نے مجرا کرکے لے لین۔ دربار برخاست ہوا خیمے مین زنانہ ہو گیا۔ بیگماتین آئین۔ بادشاہ نے خاصہ کھایا۔ تھوڑی دیر ٹھیر کے سوار ہوئے۔ دیوان خاص اور محل مین آکے وہی عید کی طرح دربار کیا۔ نذرین لین۔ قربانی کے بکرے حیثیت کے موافق سب کے ہان بھیجے گئے۔

سلونو

اس رسم کا ذکر یون سنا ہے کہ عزیزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ سے اُن کے وزیر غازی الدین خان کو دشمنی تھی۔ ایک دن ایک ڈہکوسلا بناکر عرض کیا کہ حضور پرانے کوٹلے مین ایک فقیر صاحب کمال آئے ہین۔ بادشاہ نے حکم دیا اچھا بلاؤ۔ اُس نے کہا بہت خوب۔ دوسرے دن پرانے کوٹلے مین ایک موقع کا مکان تجویز کر

دو آدمی خنجر لے کر وہان چھپا ان کھڑے کر دیئے اور بادشاہ سے
جھوٹ موٹ آکر عرض کیا - کہ کراماتی فقیر صاحب کہتے ہین
ہم آپ بادشاہ ہین - بادشاہ کو غرض ہے تو آپ ہمارے پاس
چلے آئین - بادشاہ کو فقیرون سے بہت اعتقاد تھا - فرمایا ہم
آپ چلتے ہین جب کوٹلے مین پہنچے - وزیر نے عرض کیا جہان پناہ!
فقیر صاحب یہ بھیر بھاڑ دیکھکر ناراض ہون گے - بادشاہ نے حکم دیا
اچھا سب یہین ٹھہرین بادشاہ تن تنہا وزیر کے ساتھ اندر گئے -
جاتے ہی اُن دونون نابکارون نے بادشاہ کے خنجرین بھونک دین
اور کام تمام کر کے لاش کو دریا کی طرف نیچے پھینک دیا - آپ وہان
سے چنپت بنے وزیر باہر آیا - لوگون نے پوچھا حضور کہان ہین؟
کہا فقیر صاحب پاس بیٹھے ہین - مجھ سے خوابگاہ مین سے ایک کاغذ
منگوایا ہے وہ لینے جاتا ہون - تم سب یہین کھڑے رہو مین ابھی
اُلٹے پاؤن آتا ہون - یہ فقرہ گھڑ کے یہ بھی وہان سے سٹک گیا - ادھر
دریا کی طرف سے کوئی ہندنی چلی آتی تھی کہین اُس کی نگاہ پڑی کہ
کسی کی لاش پڑی ہے پاس آکر دیکھا تو پہچانا کہ ارے یہ تو ہمارے بادشاہ
ہین - ہے ہے کس ظالم نے یہ کام کیا - ؟ وہین بیٹھ گئی جب بہت
دیر ہو گئی تو یہ لوگ گھبرائے اور دروانہ اندر گھس گئے وہان دیکھین

تو بادشاہ نہ فقیر ۔ ادھر اُدھر دیکھنے بھالنے لگے ۔ نیچے جھک کر جو دیکھیں
تو بادشاہ قتل ہوئے پڑے ہیں ۔ اور ایک ہندنی پاس بیٹھی ہوئی
نگہبانی کر رہی ہے ۔ لاش کو اٹھا کر لائے ۔ نہلا دھلا ہمایون کے مقبرے
میں دفن کیا ۔ شاہ عالم بادشاہ نے اُس ہندنی کی اس خیر خواہی پر کہ
اس نے میرے باپ کی لاش کی رکھوالی کی ۔ اُس کو اپنی بہن بنایا اور
بہت سا کچھ اُس کو دیا ۔ بہنوں کی طرح ساری رسمیں اُس سے برتتے
رہے وہ بھی بھائی سمجھکر اپنی رسم کے موافق سلونو کے تیوہار کو بہت
سی مٹھائی تھالوں میں لے کر آتی تھی اور بادشاہ کے ہاتھ میں سچے
موتیوں کی راکھی باندھتی تھی ۔ بادشاہ اُس کو اشرفیاں اور روپے
دیتے تھے ۔ شاہ عالم کے بعد اکبر شاہ نے اُس سے اور بہادر شاہ نے
اُس کی اولاد سے یہ رسم نباہی ۔

دسہرہ

دسہرہ کے دن بادشاہ نے دربار کیا ۔ دیکھو! پہلے ایک نیل کنٹھ
بادشاہ کے سامنے اڑایا ۔ لیلو وہ باز خانے کا داروغہ باز اور شکرا لیکر آیا
بادشاہ نے باز کو لیکر ہاتھ پر بٹھایا ۔ لو دربار برخاست ہوا تیسرے پہر
کو اصطبل خاص کا داروغہ خاص گھوڑوں کو مہندی سے رنگ رنگا

رنگ برنگ کی اُن پر نقاشی کر سونے روپے کے ساز لگا کر جھروکون کے نیچے لایا - بادشاہ نے گھوڑون کا ملاحظہ کیا - داروغہ کو انعام دیکر رخصت کیا -

دوالی

لو آج پہلا دیا ہے - دیکھو محل مین سب کی آمد و رفت بند ہو گئی سقنیان - دھوبنین - مالنین - کہاریان - حلالخوریان تین دن تک محل کے باہر نہ نکلنے پائین گی - اور نہ کوئی ثابت ترکاریان محل مین آنے پائین گی - بینگن - مولی - کدو گاجر وغیرہ اگر کسی نے منگائی بھی تو باہر سے ترشی ہوئی آئی - اس لئے کہ کوئی جادو نکرے - تیسرے دیئے کو دیکھو آج بادشاہ سونے چاندی مین تلین گے - ایک بڑی سی ترازو کھڑی ہوئی - ایک طرف پلڑے مین بادشاہ بیٹھے - دوسری طرف چاندی سونا وغیرہ بادشاہ کے برابر تول کے محتاجون کو بانٹ دیا - ایک بھینسا - کالا کمبل - کڑوا تیل - ست نجا - سونا - چاندی نقد وغیرہ بادشاہ پر سے تصدق ہوا - قلعہ کی برجون کی روشنی کا حکم ہوا کھیلین - بتاشے - کھانڈ اور مٹی کے کھلونے ہٹریان اور ہاتھی ہٹی کے اور گنون کی پھاندیان - نیبو - کہاریان سر پر رکھے جھولنیان

اُن کے ساتھ ساتھ گھر گھر بانٹتی پھرتی ہین۔ رات کو بٹیون کے ہاتھی بٹیون کی ہٹریان کھیلون بتاشون سے بھری گئین۔ اُن کے آگے روشنی ہوئی۔ نوبت۔ روشن چوکی۔ اور باجہ بجنے لگا۔ چارون کونون مین ایک ایک گنا کھڑا کیا۔ ٹیٹون مین ڈورے ڈال کر اُن مین لٹکا دے صبح کو وہ گنّے اور نیبو حلال خوری کو دیدیے۔ رتھ بان بیلون کو بنا سنوار۔ پاؤن مین مہندی لگا رنگ برنگ کی اُس پر نقاشی کر سینگو پر قلعی اور سنگوٹیان ہاتھون پر کارچوبی پٹے اور سنکھ۔ گلون مین گھنگرو اور کارچوبی باناتی جھولین پڑی ہوئین۔ چھم چھم کرتے چلے آتے ہین۔ بیلون کو دکھا انعام اکرام لے اپنے کارخانون مین آئے دوالی ہوچکی

ہولی

دیکھو! ہولی مین جتنے سانگ شہر مین بنے سب بادشاہ کے جھروکون کے نیچے آئے۔ انعام لیکر رخصت ہوئے۔

جھروکون کا زنانہ

دیکھو! بادشاہی جھروکون کے نیچے باغ ہے باغ کے نیچے دریا بہتا ہے دریا کے کنارے خیمے کھڑے ہین۔ بیچ مین کشتیان چھوٹین کشتیون

ہین تئی جیسے پھرے سزا سے گھر ہوا - [illegible] بیٹھی [illegible]
[illegible] چھوٹے بچون اور
عورتون سے [illegible] آج [illegible] شہزادے
اور شہزادیان [illegible] - تو سب کے سب [illegible] اور ان کی بیگمات [illegible]
مین آکر جمع ہوئین - ایلو وہ بادشاہ کی سواری آئی دیکھنا کہاریان کیسا
بے تکان ہوادار کندہون پر لئے چلی آتی ہین - ساتھ ساتھ خوجے
مورچھل کرتے جھنڈا ہاتھ مین لئے اور حبشنیان - ترکنیان وغیرہ چلی
آتی ہین وہ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو - ایلو سب کھڑے ہوگئے
مجرا کیا - بادشاہ جہان نما مین آکے بیٹھے - باغ لوٹنے کا حکم دیا -
اہاہا ! - دیکھنا کیا سر پر پاؤن رکھ کے دوڑین جیسے ٹڈی دل
آمنڈ کر آتا ہے - دم بھر مین سارے باغ کو نوچ کھسوٹ ڈالا کسی نے
نیبو کٹھون کی جھولیان بھر لین - کوئی کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے
ایک ایک کو کھڑی چھینتی ہے - اچھی بوا آئیو - یہ نگوڑی شیطان
کی آنت تڑوائیو - بھلا اُس لٹس اور لوٹم لاٹ مین کون کسی کی سنتا
ہے ؟ -
کوئی آمون کے درختون پر پتھر ین مار رہی ہے - کوئی چاکو
سے سرو تون گنے چھیل کاٹ رہی ہے - لونڈیان باندیان جو ذرا

ڈالی پکی تھیں - جھپ جھپ درختوں پر چڑھ گئیں توڑ توڑ کر وہین
بیٹھ بیٹھ کر کھانے لگیں -

اہاہا! دیکھنا کوئی لو گرے - نیچے گر پڑی - کسی کے کانٹا کسی کے
کنکر چبھ گئی - کچھوں کچھوں چیخیں نکل رہی ہیں - ستو چھلسا تھک کے اس باغ کو
سمجھ سر ہونڈی کے تو کچھ بھی ہاتھ نہ آیا - مفت میں لہولہان ہو گئی -
وہ باغ لٹ چکا -

دیکھو! نیبو نارنگی انار کٹھون وغیرہ کی جھولیاں بھرے - ہاتھوں
میں گنے لئے خوش ہوتی گرتی پڑتی چلی آتی ہیں - کوئی بیچاری جو خالی
ہاتھ ہے تو کیا خفت کے مارے کتراتی کنیاتی آنکھ چرائے خفیف
خفیف اپنا سا منہ لئے چلی آتی ہے - سب اس کو چھیڑتی نکو بناتی چلی
آتی ہیں - نہیں خفیف - دیکھو ہم یہ جھولیاں بھر بھر کر لائے - لو ہم سے
لے لو - تم اپنے جی میں نہ کڑھو وہ کہتی ہیں - بوا تمہارا تم ہی کو مبارک ہے
بھاڑ میں پڑو - کیا موئی چار کوڑی کی چیز کے لئے اپنا منہ ہاتھ کانٹوں
سے بچواتی - اپنی ایڑی چوٹی پر سے صدقے کروں - ایسی کیا نعمت
کی ماں کا کلیجا تھا - اہاہا! سچ کہتی ہو - تمہاری خفت ہماری سر آنکھوں پر
اچھی یہ بتاؤ پھر تم گئیں کیوں تھیں؟ ایک ایک کا منہ تکنے - بوا

تمہاری وہی لومڑی کی کہاوت ہے - انگور کے درخت کے نیچے آئی -
خوشے لٹکے ہوئے دیکھکر بہت للچائی - بہت سی اُچھلی کودی جب
کچھہ نہ ہاتھہ آیا یہ کہتی چلی گئی ابھی کچے ہین کون دانت کھٹے کرے -

تو اب خیمون مین آکر ناچ رنگ دیکھنے لگین - ناؤن مین بیٹھکر دریا
کی سیر کرنے لگین - دریا کے کنارے آپس مین چھینٹم چھانٹا لڑنے لگین
دیکھو کسی کا پاؤن کیچڑ مین پھسل گیا - ساری لت پت ہو گئی - کوئی دلدل
مین پھنس گئی - ان پر کیسے قہقہے پڑ رہے ہین - وہ کھسیانی اور رنگی
ہو ہوکر ایک ایک کو کھینچتی اور پکارتی ہین - اے بی اصلی ! اے بی ڈھکی !
اچھی ادھر آئیو - ذرا ہمین اس کیچڑ مین سے نکالیو - کوئی تو جان بوجھکر
آنا کانی دیتی ہے - کوئی کہتی ہے بوا ٹیکی پڑے تمہارے ڈھنگون پر اچھی
کیچڑ مین کیون جا پھنسین - اللہ رے تمہارا موٹا دیدہ ! دلدل مین جا کودین
سچ مچ دریا کو دیکھکر آنکھین پھٹ گئین یا دیدے پتھرا گئے -

غرض خوب سی بولیان ٹھولیان مار کر اُن کو نکالا - تو اب پچھلے
کا وقت آیا بادشاہ کو گلابی پوشاک پہنائی اور سب نے سر سے پاؤن تک
گلابی کپڑے پہنے جدھر دیکھو گلابی پوش دکھائی دیتے ہین دریا
کے کنارے گویا گلابی باغ کھل گیا سب سلاطینون کے گلابی کپڑے
گلابی پگڑیان - کندھون پر بندوقین گلے مین پرتلے - کمر مین تلوارین

ہین۔ کوئی صوبہ دار۔ جمعدار۔ دفعدار۔ نشان بردار۔ کوئی تاشے باجے والا۔ کوئی نقیب بنکر اپنی پلٹن جمائے کھڑے ہین اوہو۔ وہ چاندی کا پنکھا مہتاب باغ مین سے اُٹھ کر دھوم سے آیا۔ سلاطینون کی پلٹن نے سلامی اتار پنکھے کے آگے ہوئی اُس کے پیچھے تاشے باجے اور روشن چوکی والیان چلین۔ ان کے پیچھے ہوادار مین بادشاہ اور شاہزادے شاہزادیان۔ سلاطینون کی بیگماتین۔ تخت کے اردگرد پنکھے کے ساتھ چلین درگاہ مین جا کے پنکھا چڑھا دیا۔

بادشاہ اپنی بیٹھک مین آئے اور سب اپنے اپنے گھر گئے۔

باغ کا زنانہ

بادشاہ کے موتی محل کے آگے ایک بہت بڑا باغ ہے حیات بخش اُس کا نام ہے۔ بیچون بیچ مین ساٹھ گز سے ساٹھ گز چوکور حوض ہے۔ حوض مین جل محل ہے۔ شمال اور جنوب کو آمنے سامنے ساون بھادون دو مکان سر سے پاؤن تک

سنگ مرمر کے ہین۔ اُن کے بیچ مین چھوٹے چھوٹے حوض ہین
حوض مین پانی کی چادرین گرتی ہین۔ چارون طرف لال پتھر کی
بڑی بڑی چار نہرین ہین۔ اُن مین پانی جاری ہے۔ نہرون کے
گرد لال پتھر کی گلکاری کی کیاریان۔ کیاریون مین۔ گیندا۔ گل مہندی
گل نورنگ۔ شبو۔ زنبق۔ گل طرہ۔ سورج مکھی وغیرہ کھِل رہا ہے
موتیا۔ چنبیلی۔ جوہی۔ رائے بیل۔ گلاب۔ سیوتی۔ مدمالتی۔
مولسری کے پھولون سے سارا باغ مہک رہا ہے۔ بلبل چہک
رہی ہے۔ سبزہ لہک رہا ہے۔ دیکھو آم۔ شہد کوزہ۔ بتاشہ
بادشاہ پسند۔ محمد شاہی لڈو وغیرہ۔ اور انار۔ امرود۔ جامن
رنگترہ۔ نارنگی۔ چکوترہ۔ کھٹا۔ نیبو۔ انجیر۔ شہتوت۔ بیدانہ
فالسہ۔ کھرنی۔ آڑو۔ شفتالو۔ آلوچہ۔ سیب۔ انگور۔ ناشپاتی
کمرک۔ بیری۔ کٹھل۔ بڑھل۔ پاکھل۔ کگروندہ۔ وغیرہ کے درخت
پھل پھولون مین لدے ہوئے جھوم رہے ہین۔ مینہ کا جھمکا
لگ رہا ہے۔ مور جھنگار رہے ہین۔ پپیہا پیہو پیہو کر رہا ہی
کویل کوک رہی۔ الیوہ باغ کا زنانہ ہوا اور حکم ہوا کہ سر
سے پاؤن تک سب لال جوڑے پہنکر آئین۔ دیکھو سب نے

* آم کا نام ہے۔

لال جوڑے رنگوائے۔ ہارا بار کرکے اُن پر مصالحہ ٹکوائے۔ باغ
میں خیمے کھڑے ہوئے۔ حوض کے گرد لکڑیوں کی پاڑیں بندھیں
اُن پر فرش ہوا۔ ایک طرف بادشاہ کی جہان نما کھڑی ہوئی۔ حوض
میں نواڑے چھوٹے دوکانیں لگیں۔ مالنیں۔ پنواڑنیں۔ اور ترکاری
میوے۔ گوٹہ۔ کناری۔ کپڑے والیاں قرینے سے
بیٹھی ہیں۔ بڑے والیاں بڑے اور پوریاں پھلکیاں تل رہی
ہیں۔ کبابنیں کباب لگا رہی ہیں۔ دہی بڑے والیاں دہی
بڑے بیچتی پھرتی ہیں۔ بساطی اور سادہ کاروں کے لڑکے
طرح طرح کا اسباب اور انگوٹھیاں چھلے لئے بیٹھے ہیں چلو ہوں
کے چھوکرے پوریاں کچوریاں مٹھائیاں بیچ رہے ہیں۔
اہاہا! ذرا بجیرہ پلٹنوں کو تو دیکھو۔ کیا چھوٹے چھوٹے
لڑکے تلنگوں اور نجیبوں کی سی وردیاں پہنے بندوق توسدان
لگائے۔ قطار باندھے برابر قدم سے قدم ملائے چلے آتے
ہیں۔ ایلو وہ ٹھمکنا سی توپیں سنتے گولنداز۔ نیلی وردیاں
پہنے۔ توپیں کھینچے لئے آتے ہیں جا بجا بجیرہ پلٹنوں کے پہرے
لگ گئے۔ توپیں الگ ایک جائے کھڑی ہو گئیں۔ تو باغ
کی تیاری ہو چکی۔ اب بیگماتیں اور شاہزادیاں آنی شروع

ملہ چھوٹی کشتیاں۔ ڈونگے ۱۱

ہوئین - لال لال چوچہاتے جوڑے جھجھاتے پہنے ہوئے سونے
مین پیلی موتیون مین سفید چھم چھم کرتی چلی آتی ہین - ساتھ
ساتھ انّا مغلانیان - مانی - ددا - چھوچھو - ہیّا - نوکرین - چاکرین
لونڈیان - باندیان - ہاتھون چھاؤن اللہ - بسم اللہ کرتی صدقے
قربان ہوتی چلی آتی ہین - دیکھنا بلائون - صدقے گئی
واری گئی - بیچ بیچ مین چلو - سفید چادر اوڑھ لو - اِس چھتے
مین چوٹی والا رہتا ہے - اور سانپ کا بھی ڈر ہے - دور پار شیطان
کے کان بہرے - کسی کا کہین سایہ جھپیٹا نہ ہو جائے - تو یہ بوڑھا
چونڈا کورے استرے سے منڈ جائے - جو کسی نے بناؤ کوٹو کا
تو قہر آگیا - انّا - مانی - ددا - پنجے جھاڑ کے اُس کے پیچھے جھپٹ
گئین - حُف تمہاری نظر - تمہارے دیدون - رائی نون - دیکھو
تمہاری ایڑی مین گونگا ہوا ہے - اچھی دیکھیو اُس کلجبی نے ایسا
ہونسا مجھے تو آج اپنی بچی کا پنڈا کچھ پھیکا پھیکا دکھائی دیتا ہے
ذرا اُس کلھیاری کے پاؤن تلے کی مٹی چولھے مین جلا دیو -
دیکھو اب باغ مین چارون طرف گانا بجانا اور آپس مین
ہمجولیان ملکر جھولون اور ہنڈولون مین جھول رہی ہین ایک
ایک پر بولیان ٹھٹھولیان - مار رہی ہین - آج تو اِس لاجوڑے

پر چوٹ ہے - چھوٹ بوا تم کو کون سنہری جوڑے کو کالی گوٹ لگا کلیجی پھیپڑا کر دیا - واہ - اچھی یہ بڑا معلوم ہوتا ہے خاک تمہاری اروا ح - اچھی تمہین کیا نہین سوجھتا - دشمنون کے دیدے پٹم ہو گئے - ایلو ٹاٹ کی انگیا مونجھ کا بخیہ درگور تمہاری صورت یہ مواصدقے کا دوپٹہ اس پر یہ بہاری مصالحہ - اہاہا! کوے کی چونچ مین انار کی کلی - اس کلوٹی شکل پر یہ لال جوڑا کیا کھلتا ہے - بی تمہاری وہی کہاوت ہے کہ آ بوا لڑین لڑے ہماری بلا - بلا لیجائے تمہین چلا - چلو ہونے لگی - ذراسی بات تم سے پوچھی تھی - تم تو جھاڑ کا کانٹا ہو گئین - دیکھنا ہر دولی پاؤن کھار آئین بیوی نو بہار - اچھی مین کہتی ہون تمہارا کیون ہدڑا گیا ہے - آدمی کدھر اڑ گئے جو اکیلی پانیچے جھڑ کاتی پھرتی ہو - اوہو ہو - اچھی تمہین ہماری جان کی قسم - ہمارا حلوا کھائے - ہمین کو ہے سے کر سکے پیٹے جو اس بڑ ہیل کی دیدہ کو نہ دیکھے - سر گالا منہ بالا - سینگ کٹا بچھڑون مین ملین منہ مین دانت نہ پیٹ مین آنت - لال جوڑا مٹکائے کیا بھسے بیٹھی ہین - ایلو! یہ اور تھر تو ڑا کہ پوپلے منہ مین مسی کی دھڑی

اور سوکھے ہاتھون مین منہدی بھی لگی ہوئی ہے -

اچھی یہ لال کپڑے تو خیر بادشاہ کا حکم ہے - مگر کمبخت یہ منہدی اور مسّی کی دھڑی جمائے بغیر کیا ان کی سرتی نہ تھی دیکھو لونڈیون پر غصہ ہو رہا ہے - اری گل بہار - نوبہار - سبزہ بہار - چنپا - چنبیلی - گل چمن - نرگس - مان کنور انند کنور - چنچل کنور - مبارک قدم - نیک قدم - کدہر اُڑ گئین ایلو! وہ باغ مین کدکڑے لگاتی پھرتی ہین - سگدڑے مارتی پھرتی ہین - بھلاری علامۂ دھر - قطامہ - چڑیل - حرامزادی قحبہ بچی - سر مونڈی - ناک کاٹی - ایسی شتر بے مہار ہو گئین ایسا دیدے کا ڈر نکل گیا - سب کو ازار مین ڈال کر پہن لیا - کام کاج پر دیدہ ہی نہین لگتا - ایک جائے پاؤن ہی نہین ٹکتا - جلے پاؤن کی بلی کی طرح نچلی ہی نہین بیٹھین - سارے باغ کے چاوے لیتی پھرتی ہین - مین لہو کے گھونٹ بیٹھی گھونٹ رہی ہون - کیسے تلکے کے سے بل نکالتی ہون - کوئی دن کو یاد کرو بچون کو شور پڑ رہا ہے -

لو اتم بھی کیا مین متنی ہو - ذرا ذرا سی بات پر آنسو بہاتی ہو - ایسی کیا انوکھی سانچ - جان آدم - نعمت کی مان کا کلیجہ

چیل کا موت۔ عنقا چیز تھی جو تم ایسی بلک گئین۔ چھوٹی
بہن تھی اگر اُس نے لیا تو کیا ہوا۔ آؤ مین تمہین اور منگا دونگی
اچھی دیکھتی ہو اس فتنی کو کیا شیطان چڑھا ہے
کیسے دہیئے مچا رکھے ہین۔ اپنا لہو پانی ایک کئے ڈالتی ہے
کسی عنوان نہین بہلتی۔ ارے کا کا ارے فلان قلی ! جا ہیو
بیوی کے لئے یہ چیز لائیو۔ بیگم صاحب مین ابھی دیکھکر آیا
ہون کسی دکان پر نہین ہے۔ ایسا کیا بازار مین اوڑ اُڑ گیا
یہ حرامی تکا۔ مادر بخطا۔ کام چور نوالہ حاضر یہین سے بیٹھا بھیگی
بلی بتا رہا ہے۔ ٹالم ٹولے کرتا ہے۔ اری یاقوت اری زہرہ
تو جا کر جہان سے ملے ابھی ڈھونڈ کے لے کر آ۔ ایلو یہ موا غارتی
کہین سے یہ موٹے موٹے مچینگر موئے چھچھوندر سے اپنے
نگلنے اور ٹھوسنے کو اٹھا لایا۔ یہ تم ہی بیٹھکر ٹھورو۔ کھانے کو
بسم اللہ۔ کام کو نعوذ باللہ۔ یہ ہمارے نمک کا اثر ہے ان کی کیا
خطا ہے؟ چلو اب تو نہ روٹھو آؤ من جاؤ غصے کو تھوک دو۔ بہت
چونچلے نہ بگھارو۔ مجھے یہ نکتوڑے نہین بھاتے۔ آپس مین بیرا
پھیری کیا کرتا نہین کرتے۔ ایک تو کی روٹی کیا چھوٹی کیا
موٹی۔ مجھے تو دونون آنکھین برابر ہین تم کیا جنت مین لیجاؤگے

وہ کیا مجھے دِوزخ دکھائے گی - چلو نہین سنتی نہ منو - جوتی کی نوک سے
تم روٹے ہم چھوٹے - ایلو وہ چھوٹی بہن کیا کہہ رہی ہے - ہم
بھی پھلے کو جلائین گے - نون مرچین لگائین گے -

لو اب دو گھڑی دن باقی رہا حضور کی آمد آمد کی خبر ہوئی -
وہ جسولنی نے آواز دی - خبردار ہو - سواری آئی - دیکھو بادشاہ
کی بھی لال پوشاک ہے - لال ہی رنگے ہوئے ہما کے پر ون
کے مورچھل ہین - بچھیرد پلٹنون نے سلامی اتاری - چھوٹی چھوٹی
توپین دغنے لگین - سب حوض پر آبیٹھین -

بادشاہ اپنی جہان نما مین آئے - سروقد کھڑے ہو کر
سب نے آداب مجرا کیا - دیکھو حوض کے گرد گویا گل لالہ کھل گیا
ایلو وہ بلغ لوٹنے کا حکم ہوا -

اہا ہا! دیکھنا کیسی بے تحاشا گرتی پڑتی تو مجھ مین تجھ پر دوڑ رہی ہین
کوئی جھپٹ ہین آکر گر پڑی - دیکھو! انا دوا کیسی پھپڑا جلاتی
بلبلاتی دوڑ رہی ہین جھٹ جھاڑ پونچھ کے اٹھا لیا - ایک لوٹا پانی کا
اس جا سے چھڑک دیا - لاکھون فضیحتے کھڑی کر رہی ہین - تجھ گرانے
والی کو جہان اس کی دائی نے ہاتھ دہوئے قربان کرون - ایسی
خر مست ہو گئین - آنکھون پر چربی چھا گئی - ہئے ہئے کیا الٹا زمانہ آگیا نیٹیز

دبین روڑے اچھلے۔ نہین بی دوا میرے چوٹ ووٹ کہین نہین
لگی۔ تم ناحق اتنے پھپھڑ دلاے مچاتی ہو۔ کہیل مین شاہ وگدا برابر
ہے دیکھو ادرختون کو بلا کی طرح جا کر لپٹ گیئین۔ پھل پھول پتون
تک نوچ کھسوٹ ڈالے۔ بیویان جھولی پہیلائے نیچے کھڑی
ہین۔ لونڈیان باندیان اوپر سے توڑ توڑ کر ان کی گودی مین ڈالتی
جاتی ہین۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری دردانہ دلشاد مجھے وہ رنگتر
توڑ دے۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری اچپل تو مجھے وہ بڑا سا
کھٹا توڑ دے۔ مین تجھے ایک روپیہ دون گی۔ ایلو ایک جو آ مین
انھین کچھ نہ ملا تو وہ کسی کی گودی کسی کے ہاتھ مین سے اُچک
لے گیئین۔ یہ منہ تکتی کی تکتی رہ گیئین۔ بولی چورون پر مور پڑے
اپنے کچھ ہاتھ نہ آیا تو خفت اتارنے کو اورون کا لوٹ لیا۔ اب یہہ
سرخرو چونڈا ایمان بھوتڈا سب مین بیٹھکر شیخیان بگھارین گی
ہم بھی لوٹ لائے۔ مین بھی کوس کوس کے ڈہیر کرون گی آلہی
چُھریان۔ کٹا دن۔ انتی سار۔ زہر مار۔ ہو وے۔

لو اب شام ہوئی۔ دونو وقت ملتے ہین۔ جھُٹ پٹا ہو گیا۔
بس صاحبو چلو چاندنے کھیت کیا۔ چاندنی چٹکی۔ چاند کی بہار لوٹو
دیکھو اب حوض اور نہر کی پٹریون پر بیٹھین چاندنی منا رہی

ہین - نواڑون مین مٹھی حوض مین پھر رہی ہین - سفید سفید پھولون کے کنٹھے گلے مین - کانون مین پھولون کی بالیان - لال لال کپڑون پر عجب بہار دکھا رہی ہین - کہین ڈہولکی بج رہی ہے - گانا ہو رہا ہے - کہین دس گھرا پچیسی قصے - کہانیان - پہیلیان - مکریان ہو رہی ہین - دس مین ملکہ کھڑی ہو گئین - آؤ بھی آنکھ مچولی کھیلین - قطار باندہ کے ایک نے سامنے کھڑے ہو کر کہنا شروع کیا - اڑنگ بڑنگ طوطی زبر تنگ - مائی جی کا تہان - کھیلے چوغان ہریا ہر بس یہ تو یہ دس جس کے نام پر دس آتا گیا اُس کو نکالتی گئی - اخیر مین جس کے نام پر دس آیا - وہ چور بنی ایک بڑی بوڑہی کو بیچ مین دائی بناکر بٹھا دیا - دائی نے چور کی آنکھین بھیچین اور سب نے کہا تمہاری گود مین کیا - چور نے کہا مٹر - اُنھون نے کہا تمہاری آنکھین چٹر پٹر ہو وین جو تم آنکھین کھولو یہ کہکر کونون کھترون مین جا چھپین - ایک نے آواز دی چور چھوٹے دائی کی بلا ڈوٹے - دائی نے چور کی آنکھین کھولدین چور ہکا بکا ادہر اودھر دیکھتی پھرتی ہے ڈہونڈ بھال کے ایک آدہ کو پکڑا وہ چھپ بیٹھ گئی چور کو کہنے لگی ہٹو بھی یہ کیا سہی ہے - گاڑی بھر رستہ دو چور نے رستہ دیا - اور نکل نکل کے بھاگین - چور اُن کے پیچھے دوڑی

کسی نے دوڑ کے دائی کو چھو لیا - اور کہا دائی دائی - تیرے ساتون
بھائی - دوڑنے مین کوئی چور کے ہاتھ لگ گئی - یا ذرا سا چور کا ہاتھ
بھی کسی کو لگ گیا - یا سات دفعہ سے کوئی زیادہ بیٹھی - تو اب یہ چور
بنی اور جو سات دفعہ چور بنی اس کا ایک ہاتھ ٹخنے سے ملا کر آدھے
دوپٹے سے باندھا - آدھا دوپٹہ ہاتھ مین پکڑے سارے مین
لئے گھتی پھرتی ہین - ہارین ساتون لینڈ بہار ہین جب اُس نے
ٹھاک کرنا چار اقرار کیا - ہان بھئی بہاری - جب اُس کی ٹانگ کھولی
سات دن تک اسی طرح روز نئے سج دھج - انوکھے کھیل نرالی
باتین ہوتی رہین -

آٹھوین جمعرات کو پنکھے کی تیاری ہوئی - وہ بھاری بھاری
تلوان نئی نئی ٹکمن کے لال لال جوڑے - سونے کے سچے جڑاؤ اور
موتیون کے گہنے پہنے - نک سے سک بناؤ سنگار کئے سارے
شہر کی عورتین اُمنڈ آئین - باغ گونا گون ہو گیا - دیکھنے والے اش
اش کرتے ہین طوطیان ہاتھ پسارتی ہین -

لو اب چار گھڑی دن باقی رہا چاندنی چوک کے باغ سے
پنکھا اُٹھا -

دیکھو ہاتھی پر سونے کا پنکھا نیچے سچے موتیون کی جھالر

اُس مین سچے آویزے - اوپر سونے کا مور - اُس کے پیٹ مین
گلاب کیوڑا بھرا ہوا - پنجون مین سے نکل نکل کے سب کو
معطر کرتا جاتا ہے آگے آگے پھولون کی چھڑیان نفیری بجتی
ہوئی - ہزارے چھوٹتے ہوئے - سپاہیون کے تمن باجا بجاتے
ہوئے - پیچھے سلاطین اور امیر امرا ہاتھیون پر سوار - دو طرفہ
آدمیون کی بھیڑ بھاڑ - اِس دہوم دہام سے باغ کے دروازے
پر پنکھا پہنچا - سب لوگ باہر ٹھہر گئے سلاطین پنکھا لے کر اندر
آئے - بادشاہ سوار ہوئے - چھوٹی چھوٹی توپین ننھے
گولنداز دہنا دھن چھوڑنے لگے - پہرہ پلٹنین سلامی اتار آگے
ہوئین - اُن کے پیچھے تاشے باجے روشن چوکی والیان تاشہ
ڈہول - جھانج - طبلہ - نفیری - بجاتی چلین - اُن کے پیچھے سلاطین
پنکھا لئے ہوئے - پنکھے کے پیچھے بادشاہ ہوادار مین سوار
خوجے مورچھل کرتے حبشنیان - ترکنیان - قلماقنیان اُردابیگنیان
ہٹو بچو کرتی جسولنیان خبرداری پکارتی - شاہزادے
تخت کا پایہ پکڑے - شاہزادیان - سلاطینون کی بیگماتین
نوکرین - چاکرین - لونڈیان - باندیان - شہر کی عورتین پیچھے ساتھ
ساتھ چلین - اِس وقت کی بہار دیکھو کبھی میٹھی پھوار پڑتی ہے

کبھی پھنیاں پھنیاں برسنے لگتا ہے - آسمان پر کالی گھٹا گھنگور گھمنڈ رہی ہے - زمین پر دیکھو تو لال گھٹا کس طور اُمنڈ رہی ہے - ادہر بادل کی گرج - بجلی کی چمک - ادہر گوٹے کی جھمک - جواہر کی دمک سے آنکھوں مین چکاچوندی آتی ہے - نقیب ہی کی آواز قہر ڈہاتی ہے - محل مین گلیون مین عورتون کے غٹ کے غٹ چلے آتے ہین - کوٹھون پر ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہین کہین تل دہرنے کو جائے نہین - تھالی پھیکو تو سر ہی پر گرے جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھو - ایک چھت - بیر بہٹیان سی دکھائی دیتی ہین اس تجمل اور کروفر سے درگاہ مین شام کو پنکھا چڑھا کر پھر سب باغ مین آئے - روشنی کی تیاری ہوئی - حوض کے چوگرد نہر کی پٹڑیون پر دو رستہ بانسون کے ٹھاٹھون مین لال لال کنول - ان مین دغدغے روشن ہوئے چارون طرف سے آگ سی لگ گئی - نواڑون مین روشنی جیسے جھلاو حوض مین پھر رہے ہین - درختون مین قمقمے جگنو کی طرح چمک رہے ہین - کہین ہین بادشاہزادی کا سانگ بن رہا ہے - کہین ناچ رنگ ہو رہا ہے -

رات اسی سیر و تماشے مین گزری - صبح کو سب پہنچے

گھر گئے - تو میلہ ہو چکا -

پھول والون کی سیر

دلی سے سات کوس جنوب کی طرف مہرولی ایک گاؤن ہے
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے
اس سبب سے یہ گاؤن خواجہ صاحب یا قطب صاحب کر کے
مشہور ہے بادشاہون کے بڑے بڑے نامی مکان بنائے ہوئے
یہان موجود ہین اور امیرون نے بھی سیر کے واسطے یہان
مکان بنائے ہین - برسات مین یہان عجب کیفیت ہوتی ہے
اکبر شاہ بادشاہ ثانی کو یہان کی آب و ہوا موافق تھی اور
سیر بہت پسند تھی - اس سبب سے برسات کے موسم مین
یہان آکر رہتے تھے جس زمانے مین مرزا جہانگیر اکبر شاہ کے چہیتے
بیٹے نظر بند ہو کے الہ آباد بھیجے گئے تھے تو نواب ممتاز محل ان کی
والدہ نے یہ منت مانی تھی کہ مرزا جہانگیر چھوٹ کر آئین گے تو
حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر پھولون کا چھپر کھٹ اور غلاف
بڑی دھوم دھام سے چڑھاؤن گی -

جب مرزا جہانگیر چھوٹ کر آئے تو اُن کی والدہ نے اپنی منّت پوری
کی - غلاف اور پھولون کا چھپرکھٹ اور چھپرکھٹ مین پھول والون
نے اپنا ایجاد ایک پھولون کا پنکھا بھی بنا کر ٹلکا دیا تھا - حضرت
خواجہ صاحب کے مزار پر چڑہایا اور بہت سا کھانا داتا فقیرون
کو لٹایا - بادشاہ کی خوشی کے سبب سے سارے قلعہ کے لوگ
اور شہر کی خلقت جمع ہو گئی - گویا ایک بڑا بھاری میلہ ہو گیا
اکبر بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا - ہر برس ساون کے
مہینے مین مقرر کر دیا - دو سو روپے پھول والون کو پنکھے کی تیاری
اور انعام کے جیب خاص سے ملتے تھے اور ہر برس یہ میلہ ہوتا
تھا - بلکہ اب بھی ہوتا ہے - جس کا جی چاہے دیکھ لے - دیکھو
مہینون پہلے بادشاہ کے ہان پنکھے کی تیاریان ہو رہی ہین
رنگ برنگ کے جوڑے طرح طرح کے اُن پر مصالحے ٹک رہے
ہین - فراش - سپاہی اور سب کارخانون کے لوگ خواجہ
صاحب روانہ ہوئے دیوان خاص بادشاہی محل جھاڑ جھوڑ فرش
فروش - چلون - پردے لگا آراستہ کیا -

ایک دن پہلے محل کا تانتا سواریان روانہ ہوا - خاصگی رتھون مین
توڑے داریں - تصرفی مین سب کارخانے والیان نوکرین چاکرین

لونڈیان باندیان ہین۔فوج سپاہی ساتھ ساتھ چلے جاتے ہین خمریان رتھون کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی اور مانگتی جاتی ہین۔

اللہ خیریں ہی خیریں رہین گی۔تیرے من کی مرادین ملین گی ملین گی تجھے حق نے دیا ہے دیا ہے تیرے بٹوے مین پیسہ دھرا ہے دھرا ہے۔تجھے موئے نوازے دیجا دیجا

دوسرے دن صبح کو بادشاہ سوار ہوئے چڑھی بڑھی بیگماتین اور شاہزادے نالکی اور عماریون مین ساتھ ہوئے۔شہر کے باہر سواری آئی۔جلوس ٹھہر گیا۔سلامی اتار قلعہ کو رخصت ہوا۔چھٹری سواری ہوادار یا سایہ دار تخت یا چھہ گھوڑون کی بگھی مین خواجہ صاحب مین داخل ہوئے۔

دیکھو سنہری بگھی اوپر نالکی نما بنگلہ۔اوپر چھجہ۔ان پر سنہری کلسیان ہین۔کوچبان لال لال بانات کی کمریان۔پھندنے دار گردان ٹوپیان کلابتونی کام کی پہنے ہوئے۔گھوڑون کی پیٹھ پر بیٹھے ہانکتے جاتے ہین۔آگے آگے سانڈنی سوار۔پیچھے سوارون کا رسالہ۔آبدار جھنڈا لئے۔چوبدار عصا لئے گھوڑون پر سوار بگھی کے ساتھ ساتھ اڑاتے جاتے ہین۔ایلو بادشاہی محل سے نے کر

تالاب اور جھرنہ اور امریون اور ناظر کے باغ تک زنانہ ہو گیا جابجا سر اپنچے کھنچ گئے۔ سپاہی اور خوجون کے پہرے لگ گئے۔ کیا مقدور غیر مرد کے نام کا پتہ بھی کہین دکھائی دے جائے محل کی جنگلی ڈیوڑہی سے بادشاہ ہوادار مین اور ملکہ زمانی تامجھام مین اور سب ساتھ سواری کے جھرنے پر آئے بادشاہ اور ملکہ زمانی بارہ دری مین بیٹھے۔ اور سب ادہر اودہر سیر کرنے لگین۔ کڑاھیان چڑہگئین۔ پکوان ہونے لگے۔ امریون مین جھولے پڑ گئے۔ سودے والیان آبیٹھین۔ دیکھو کوئی حوض اور نہر کی پٹریون پر لٹک لٹک پھرتی ہے۔ کوئی کھڑاؤن پہنے کھٹ کھٹ کرتی ہے۔ کوئی آپس مین ہاتھ پکڑے ٹھمک چال چلی آتی ہے۔ کوئی امریون مین جھولے پر بیٹھی گاتی ہے۔ جھولا کن ڈالو رے امریان۔ باگ اندھیرے تال کنارے۔ مورلا جھنگارے بادر کارے برسن لاگین بوندین پھئیان پھنیان۔ جھولا کن ڈالو رے امریان۔ سب سکھی مل گئین جھول جھلیان۔ جھولی جھولی ڈولین شوق رنگ سیان۔ جھولا کن ڈالو رے امریان ۞

ایلو ایک سانگھڑی ایک کو ہلسار ہی ہے۔ انکے بی زناخی۔ اے بی دشمن۔ اے بی جان من اچھی چاد پھسلنے پتھر پر سے پھسلین

وہ کہتی ہین بی ہوش مین آؤ۔ اپنے حواسون سے صدقے دو۔ اپنی عقل
کے ناخون لو۔ کہین کسی کا کام ٹھہر ہو دو گی۔ انا دوا سمجھانے لگین واری
گئین بیویان انا ہزار باتین بنی ٹھیرین پیسے پہنتی ہین۔ لونڈیون
باندیون کو پھسلواؤ۔ آپ سیر دیکھو۔ چلو بی ہین تمہارے پہلے ستر ون
مین نہین آتی۔ تم یون ہی بکھیڑے لا سے کیا کرتی ہو۔ نہین نہین ہم تو
آپ ہی پھسلین گے۔ اچھا تم نہین مانتین تو دیکھو مین حضور سے جا کر
عرض کرتی ہون۔ دیکھنا کیا کان دبا کے جھٹ چپکی ہو بیٹھین

وہ جھوم جھوم بادلون کا آنا اور بجلی کا کوندنا۔ مینھ کی چھم چھم پانی
کا شور ہوا کی سائین سائین کوئل کی کوک پپیہے کی آواز۔ مور کی جھنکار
جھانجھ کی للکار عجب بہار دکھا رہی ہے۔ پہاڑون پر سبزہ لہلہا رہا ہے
رنگین پیڑون سے لائنا فرمان کھل رہا ہے۔ مینھ سے رنگ کٹ کٹ
کے رنگین پانی بہ رہا ہے۔ آم کا ٹپکا لگ رہا ہے جامنین پٹاپٹ
گر رہی ہین۔ دیکھو کیسی دوڑ دوڑ کے اٹھا رہی ہین۔ لو شام ہوئی۔
جسولنی نے آواز دی خبردار ہو بادشاہ سوار ہوئے۔ ابلو وہ
سب کچھ پھپھا کہ سواری کے ساتھ ہو لین۔ نوکرین چاکرین
ٹھمری ٹھمری سینت سینت پیچھے ہلو چلو کرتی دوڑین۔

لو اب پندرہ دن تک اسی طرح روز جھڑنے اور تالاب اور لاٹھ کا

زنانہ ہوگا۔ اسی سیر تماشے مین گذریگا۔

تین دن سیر کے باقی رہے۔ پھول والون نے بادشاہ کو عرضی دی۔ دو سو روپیہ جیب خاص سے اُن کو پنکھے کی تیاری کا مرحمت ہوا۔ تاریخ ٹھہر گئی۔ شہر مین نفیری بج گئی۔ جبر نے کا زنانہ موقوف ہوا۔

دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی جن کے مکان تھے وہ تو اپنے مکانون مین آدھمکے اور مقدور والون نے سو سو دو دو سو پچاس پچاس روپے کو تین دن کے لئے کرایہ کو لے لئے۔ غریب غربا کو جہان جائے مل گئی وہین بیچارے اتر پڑے۔ بعضے فاقہ مست لنگوٹی مین مست رہنے والے تین دن کے دن روٹیان گھر سے پکوا۔ کپڑے بغل مین مار پنکھا دیکھنے پہنچے۔ پنکھا درگاہ تک بھی نہ پہنچنے پایا کہ وہ اپنے گھر کو چنپت بنے۔ لو صاحب یہ بھی ہو لگا کہ شہیدون مین مل گئے۔ جمعرات کے دن سارے شہر کے امیر غریب دو کاندار۔ ہزارون ہزار جاتع ہو گئے۔ شہر سنسان ہو گیا یہان کی کیفیت دیکھو کسی مکان مین اجلے اجلے فرش۔ مسندی مسند تکیے۔ چاندی کے پلنگ۔ یا ناتی پردے۔ مہین مہین چلونین

پھولدار گھیر ے - جھنڈیان - دیوار گیریان - آئینے جھاڑ فانوس
لگے ہوے ہین - تھئی تھئی ناچ ہو رہا ہے - دیگین کھڑک رہی ہین
بریانی - پکتی ہے - قورمہ پک رہا ہے - قہقہے چھوٹ رہے ہین کہین
خیمے ایک چوبے دوچوبے - پنچوبے - راوٹیان کھڑی - ہین
آپس مین بیٹھے کھلی ٹھٹے مذاق کر رہے ہین - ناچ رنگ ہو رہا
ہے - پراٹھے - دودھ - پھینیان اُڑ رہی ہین - کہین پوری
کچوری - لڈو - برفی کی چکھوتیان ہو رہی ہین - کوئی دہی بڑون
کے چٹخارے لے رہا ہے - کوئی بیچارہ بیٹھا تندور کی آس
تک رہا ہے - کوئی جھرنے مین دھمادھم کود رہا ہے - کوئی پھسلنے
پتھر پر پھسل رہا ہے - کہین پہلوانون کے کمالے ہو رہے
ہین - کوئی امریون مین جھولے پر کھڑا پینگ چڑہا رہا ہے - سودے
والے آواز لگا رہے ہین - کالی ہی بھونرالی جامنین ہین نون
والی ہی سے نمکین - نون سے بتاشے لو! پال والا ہی سے لڈو ہے
جھرنے کا بتاشا ہی گول ہے اکیلا ہے سفری کا ہیٹھے ہین ہری ڈالی
سے - سنگھاڑے ہین تالاؤ کے ہرے ڈودیا - بیہات ہے نیبو کے رس
کی - دہی بڑے ہین مصالحے کے - ستے کھڑے کٹورے بجا رہے ہین
کیا برف کی گھرچن ہے - پانچون کپڑے ہی سرد ہین - کوئی سبیل

پکار رہا ہے - پیاسون ہیبل ہے مولیٰ کے نام کی - کوئی کہتا ہے
تیرے پاس ہے تو دیجا نہین پی جا راہ مولیٰ - گگڑ والے حقہ پلاتے
پھرتے ہین - بھٹیارے دکانون پر چھلا دے مورے سائین گاتے
اور ننگے پھرتے ہین - ٹونگی والے گا رہے ہین ہم پردیسی
یاد نے چورین کیو بسرام - بھور بھئے اٹھ جائین گے بسے تہارد
گام - ہم پردیسی رے کہ جانیا ہم پردیسی رے - مداری کے
تماشے - یہان چہل پہلے ہو رہے ہین - شہدے امیرون
کے مکانون کے نیچے شور مچا رہے ہین - بینوا آزاد خمرے (فرقہ)
رسول شاہی چار ابرو کی صفائی کئے ہوئے (فقیرون کا فرقہ) - اپنی اپنی صدا کہہ
رہے ہین - کچھ راہ خدا دیجا تیرا بھلا ہوگا - بھلا کر بھلا ہوگا
سودا کر نفع ہوگا - غنیمت جان بے بابا جو دم ہے اللہ ہی اللہ
ہے - کیا خوب سودا نقد ہے - اِس ہاتھ دے اِس ہاتھ لے
رام رام کرے پنچھی - یہ کایا نہین پاوے گا - کنکر چن چن محل بنایا
مورکھ (بیوقوف) کہے گھر میرا رے - نا گھر میرا نا گھر تیرا چڑیون رین بسیرا
رے - رام رام کرے اچھے بندے یہ کایا نہین پاوے گا - ماٹی (مٹی)
اوڑھنا ماٹی بچھونا ماٹی کا سرہیانا رے - ماٹی کا کلبوت (قالب) بنا
اُس مین کلب (قلب) سمایا رے - رام رام کرے اچھے بندے یہ کایا

پھر نہین پاوے گا - کہین حسینی برہمن چادر بچھائے کھڑے
کہہ رہے ہین - عزیز و حق تعالےٰ نے کبریا ہے - شرف جس نے
بھیج کر دیا ہے -

لو اب تیسرا پہر ہوا - آدھر شاہزادون کی سواری - ادھر
پنکھے کی تیاری ہونے لگی - شہر کے رئیس اور امیر و غریب
اچھے اچھے رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر سج دہج - نرالی
انوٹ انوکھی وضع سے اپنے اپنے گھرون برآمدون چھجون کوٹھون
چبوترون پر ہو بیٹھے -

ایلو! وہ پہلے آتشباز قلعی گر زردوزون کے پنکھے نفیری
بجتی ہوئی امیرون کے مکانون کے نیچے ٹھہرتے ٹھہراتے
انعام لیتے لواتے چلے آتے ہین -

اہاہا! دیکھنا! وہ پھول والون کے پنکھے کس دھوم سے آئے
کیا بہار کے پنکھے ہین - آگے آگے پھولون کی چھڑیان سبزارے
چھوٹتے نفیرے والے کس مزے سے بجا رہے ہیں گیا ہے بدیں
سوہے چونری کوئی رنگا دے - بیر ساون آ بوری - نفیری مین
گاتے ٹھٹکتے ٹھٹکاتے روپے رولتے چلے آتے ہین - پیچھے
شاہزادے ہاتھیون پر سوار - آگے سپاہیون

کی قطار تاشے مرفہ بجاتے ہوئے پیچھے خواصی ہین مختار بیچھے
موچھل کرتے ہوئے۔ نقیب چوبدار پکارتے ہوئے۔ صاحب
عالم پناہ چلے آتے ہین۔ ان کے پیچھے اور امیر امرا کے ہاتھی
چلے آتے ہین دیکھو رستے مین کیسے کھوا چھلتا ہے۔
آدمی پر آدمی گرتا ہے۔ کوٹھے چھجے مکان بوجھ کے مارے ٹوٹے
پڑتے ہین۔ وہ میٹھی میٹھی پھوار۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ
نفیری کی بھینی بھینی آواز قہر توڑ رہی ہے۔ وہ سہانا سہانا جنگل
اور وہ آدمیون کی بھیڑ بھاڑ کیا گلزار ہو رہا ہے۔ اس دھوم
دھام سے شام کو بادشاہی محلون کے نیچے پنکھے آئے شاہزادے
ہاتھی پر سے اتر کے اپنے گھرون پر آ بیٹھے۔ اور سب پیدل
ہو گئے۔ حضور چلونون مین اوپر بیٹھے ہین۔
اب نفیری والون کی سیر دیکھو کیسی جان توڑ توڑ کر
نفیری بجا رہے ہین۔ جھروکے اوپر سے چھپا چھپ ان کی
جھولیون مین روپے پھینکے جا رہے ہین۔ انعام لے
لے کر رخصت ہوئے۔ پنکھے درگاہ مین جا کر چڑھا دیے
رات بھر ناچ رنگ کی محفلین ہوئین۔ ڈھولک۔ ستار
طنبورہ۔ طبلہ۔ کھڑ کھٹا رہا۔ صبح کو سونے چاندی کے چھلے

انگوٹھیان - اکے - نونگے - پوتھون کے اچھے - موتیون کے
ہار انگوٹھیان - شیشون کے ہار - اور لال سبز - زرد - اودی
پچرنگے - سوت کے ڈورے - پنکھیان - پڑاٹھے - پنیر - کھویا
یہان کی سوغاتین بے لو اچلنا شروع کیا - شام تک سب
میلہ بھری ہوگیا -

بادشاہ ساری برسات یہین گزارین گے - سیر و شکار
کل سلطنت کے کاروبار سرانجام ہوتے رہین گے -

دیکھو جو بیگماتین سیر مین نہین آئین اُنھون نے اپنے
چھوٹون کو قلاقند - موتی پاک - لڈو کی ہنڈیان آٹے سے
منہ بند کرکے چھپیان لگا اور بٹوون مین اشرفیان روپے
ڈال - چوبدارون اور خواصون کے ساتھ بھنگیون مین بھیجین
سب نے پانچ پانچ - چار چار - دو دو روپے چوبدار اور خواصون
کو انعام کے دیے - اور اُن کے لئے سوغاتین یہان سے بھیجین
لو صاحب پھول والون کی سیر ہوچکی -

بادشاہ کا جنازہ

قدیم سے یہ بات مشہور ہے کہ جو کوئی بادشاہ مرجاتا تھا تو اُس کے مرنیکی

خبر مشہور نہین کرتے تھے۔ یہ کہدیتے تھے کہ آج گھی کا کپا لنڈہ گیا تو لا ڈھلا کرتا کر چپ چپاتے قلعہ کے تلائی دروازے سے اُس کا جنازہ دفن کرنے بھیجدیتے تھے۔ نوبت نقارے اُلٹے اور گھڑیالیان چوطون پر سے اُتار دیتے تھے۔ سب رسمین خوشی کی موقوف ہو جاتی تھین۔ دوسرے بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے ہی شادیانے بجنے لگے۔ سلامی کی توپین چلنے لگین۔ بعضے یہ بھی کہتے ہین کہ بادشاہ کے جنازے کو تخت کے آگے لا کے رکھتے تھے۔ دوسرا بادشاہ جو کوئی ہوتا تھا اُس کے منہ پر پاؤن رکھکر تخت پر بیٹھتا تھا۔ اکبر بادشاہ کے وقت سے یہ رسم موقوف ہو گئی تھی۔

ولیعہد کا جنازہ

دیکھو ناگلی ہوئی جنازے کا صندوق ہے۔ سر سے پاؤن تک تمامی ناگلی پر پٹی ہوئی ہے۔ بیٹے پوتے امیر امرا ناگلی کے ساتھ ساتھ منہ پر رومال رکھے۔ آنکھون سے آنسو زار و قطار بہاتے غم کی حالت مین ادب سے چلے جاتے ہین۔ دیکھنے والون کے دل بھرے آتے ہین۔ کلیجے منہ کو آتے ہین۔ آگے آگے خاصے گھوڑے۔ سپاہیون کے تمن اُلٹی بندوقین کندھون پر رکھے

تاشہ مرفہ الٹا کئے پیچھے ہاتھی - ہاتھیون پر شیر مالین - روپے اٹھنیان - چونیان - دوانیان اورٹکے خیرات کرتے ہوئے چلے آتے ہین - سارے شہر پر سناٹا - ٹھنڈے کو اضندی چلی آتی سب ہی - عورت و مرد بے اختیار دھاڑین مار مار کر روتے ہین - جامع مسجد مین جنازہ آیا - حوض پر جنازے کی نالکی رکھی گئی ہزارون آدمی جمع ہو گئے - سب نے جنازے کی نماز پڑھی - وہان سے شہر کے باہر جنازہ آیا - سب جلوس رخصت ہوا خاص خاص لوگ جنازے کے ساتھ گئے - حضرت خواجہ صاحب کی درگاہ مین جنازہ دفن کیا شیر مالین - اٹھنیان چونیان دوانیان اور ٹکے محتاجون کو بانٹے خادمون کو روپے دیے فاتحہ پڑھی - قبر پر دو شالہ ڈالا - ایک حافظ قرآن شریف پڑھنے کو - ایک پہرہ حفاظت کو مقرر کر کے سب رخصت ہوئے - بادشاہ کے ہان سے برداشت اور حاضری کا معمول مرحمت ہوا -

پھول

دیکھو اور دوسرے یا تیسرے دن صبح کو پھولون کی تیاری ہوئی اچھے سے اچھا کھانا پک رہا ہے - ڈھیر سے الائچی دانے آئے -

سب لوگ جمع ہوئے - ایک ایک سیپارہ قرآن شریف کا
سب نے پڑھ کے سارا قرآن پورا کیا - الائچی دانون کے ایک ایک
دانے پر کلمے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھا - پھر ختم ہوا قرآن شریف اور
کلمون کا ثواب مرحوم کی ارواح کو بخشا - الائچی دانے سب کو بٹ گئے
بہت سا کھانا اور جوڑہ دوشالہ اللہ کے نام دیا - اپنے اپنے مقدور
کے عزیز و اقربا ؤن نے حاضری کے روپے دیے - دسترخوان بچھا
سب نے کھانا کھایا - رخصت ہوئے -

اندر محل مین بادشاہ آئے - بہو - بیٹیون - داماد - بیٹیون
کو سوگ اتروانے کے دوشالے - بیویون کو رنڈسالے مرحمت
فرمائے - اس وقت کا کہرام دیکھو - کلیجا پھٹا جاتا ہے - بے اختیار
رونے کو جی چاہتا ہے - ہائے ان کی سب امیدین خاک مین مل
گئین - ساری حسرتین دل کی دل ہی مین رہ گئین - حضور بھی
آبدیدہ ہوئے - اور بہت تسلی و تشفی کی - اور فرمایا - اما صبر کرو
صبر کرو - رونے پیٹنے سے کچھ حاصل نہین - تقدیر الٰہی مین کسی
کو دم مارنے کی جا نہین - صبر کے سوا یہان اور کچھ علاج نہین
نوین دن دسوین کی فاتحہ - انیسوین دن بیسوین کی فاتحہ ہوئی ایک ایک
جوڑا دوشالے سمیت اور بہت سی باقرخانیان اور میٹھے کی طشتریان

اللہ کے نام دین اور دو دو باقر خانیان ایک ایک ٹھیکے کی طشتری سب کو نام بنام تقسیم ہوئین۔ آٹھ سات دن پہلے بانس کی کھپچیون کی کھانچیون مین سات سات طرح کی مٹھائیان طشتریون مین لگا بسجے کے چھپے ہوئے لال جھنی کے کِنے کس تورے پوش ڈال جھنیگیون مین لگا لگا کے چوبدارون کے ہاتھ نام بنام سب کے ہان پہنچین۔ جب کھانچیان بٹ چکین۔ چالیسوین کی تاریخ مقرر کرکے سفید کاغذ پر رقعے لکھوا کنبے مین بھیجے۔ میر عمارت کو قبر کی تیاری کا حکم ہوا۔ اسنے پہلے قبر کا کڑا کھلوایا۔ گلاب کیوڑے کے شیشے۔ اور عطر اندر ڈالکر اوپر پکی قبر بنوا۔ اوپر سنگ مرمر کا تعویذ کھڑا فرش لگا کے قبر تیار کردی۔ انتالیسوین دن رات کو بہت سا کھانا پکا سب کنبے کے لوگ اکٹھے ہوئے۔ دیکھو جس جائے انتقال ہوا وہان ایک کھانے کا تورہ۔ اور جوڑہ۔ دوشالہ جانماز تسبیح۔ مسواک۔ کنگھا۔ جوتی کشتی مین لگا کے اور تانبے کے برتن غوری رکابی۔ طشتری۔ قفلی بادیہ۔ کٹورہ۔ سغلدان۔ پتیلا۔ پتیلی۔ لگن۔ لگنی۔ سینی چمچہ کفگیر۔ تھالی۔ سرپوش۔ چلمچی۔ آفتابہ۔ بیندانی وغیرہ رکھے گئے اور دو لال سبز طوغین سوا من چربی کی سرہانے روشن ہوئین۔ رات بھر رونا پیٹنا رہا۔ صبح کو سب قبر پر آئے۔ کمخابی شامیانہ چاندی

کی چوبون پر قبر کے اوپر کھڑا ہوا۔ اُس کے گرد پھولون کا چھپر کھٹ بنا۔ بیچ مین کمخاب کا قبر پوش پھولون کی چادر ڈالی۔ سرہانے کھانے کا تورہ اور برتن رکھے۔ لوبان اگر روشن ہوا۔ جوڑہ قبر کو پہنایا پائنتی جوتی رکھی۔ زنانہ ہوا۔ بیگماتین آئین خوب روئین پیٹین۔ باہر ختم ہوا۔ الائچی دانے ختم کے سب کو بٹے پھر قوالی ہوئی۔ قوالی کے بعد سب نے کھانا کھایا۔ اللہ کے نام بٹوایا تیسرے پہر کو پھر ختم ہوا۔ وہ تورہ جوڑہ برتن وغیرہ سب خادمون کو دئے۔ اپنے گھر آئے۔ سہ ماہی چھ ماہی کی فاتحہ وہی دسوین بیسوین کی طرح ہوئین۔ برسی کی فاتحہ مین تورہ جوڑہ برتن وغیرہ مرنے کی جائے نہین رکھے گئے۔ اور نہ وہ طوغین روشن ہوئین باقی رسمین چالیسوین کی طرح ہوئین۔ پہلے سال جو مُردے کی فاتحہ ہوتی ہے اُسے برسی کہتے ہین۔ اُس کے بعد پھر جو ہر سال برسوین دن فاتحہ ہوگی وہ دیسہ کہلاتا ہے۔ بزرگون اور بادشاہون کے دیسے کو عُرس کہتے ہین

تقریظ

عالی جناب معلی القاب صاحب عالم و عالمیان
شاہزادہ میرزا محمد سلیمان شاہ صاحب
گورگانی سرپرست خاندان تیموریہ

مین نے اس کتاب موسومہ بہ بزم آخر کو جس مین ہمارے
دو آخری بزرگون کا طریق معاشرت لکھا ہے ملاحظہ کیا۔ چونکہ یہہ
کتاب ہمارے قدیم متوسل منشی فیض الدین نے جو قلعہ
مین پرورش پاکر چھوٹے سے بڑے ہوئے اور نیز صاحب
عالم بہادر یعنے حضرت والد مغفور کی خدمت مین ہمیشہ حاضر
رہے لکھی ہے۔ اس لئے مین تصدیق کرتا ہون کہ جو کچھہ اس مین
لکھا گیا ہے وہ ٹھیک و درست ہے۔ مولف نے صاحب
مطبع ارمغان دہلی واقع ترکمان دروازہ کی فرمائش سے اس

کتاب کو لکھا اور نہایت دلچسپی کے ساتھ لکھا ہے۔

دستخط خاص شاہزادہ صاحب موصوف الصدر

مخدرات مشاہیر عالم

مؤلفہ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر جس مین حسب ذیل نامور اور ممتاز خاتونان ارض کے مشرح و مفصل حالات زندگی درج ہین بعض اسلام کے پہلے کی خاتونین ہین اور کچھ اسلام کے بعد کی لکھے ہین - سمی رامس ملکہ بابل - ہند بنت نعمان لیلائے اخیلیہ - شہدہ کاتبہ - زلیخا ملکہ مصر - ملکہ سجاح - ام سلمہ زوجہ سفاح قطرالندی - بلقیس ملکہ سبا - اولنا ملکہ روس - علیہ بنت مہدی - خدیجہ بنت القیم - ملکہ استیر اسرائیلیہ - کتھرائن ملکہ روس اول - زبیدہ خاتون ام ہانی مریم - قلوپطرا - میتھم ڈی اسٹائل - ام الخیر رابعہ بصریہ - فاطمہ فقیہا ملکہ زبا - ام ابان - رابعہ شامیہ - فاطمہ نیشاپوریہ - ملکہ زنوبیہ - نوار زوجہ فرزدق مضغہ - محبہ - زہرہ - ہلینہ - جون آف آرک - ام علی تقیہ -

ایضاً جلد دوم

جس مین حسب ذیل سوانحعمریان درج ہین - وبیدون ملکہ سور - پرتھال - ایڈلین راخیل - ماریہ رولان فلیبون - حاتکہ بنت معاویہ - تذکارہ بانی خاتون ازشہد امیہ فریدہ - عفرا - عائشہ بنت طلحہ - ہاپیے شیا - خرقا - ریّا بنت الفریق - سلمی جنفیاف - ظریفہ بنت صفوان - ام حکیم بنت قارظ -

المشتہر شیخ نظیر حسین - مالک مطبع رحمانی - دہلی - محلہ گڑھیا - بازار جامع مسجد